گلدستہ
عقیدت
خاکسار: عبدالحلیم صدیق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# انتساب

میں اپنی کتاب "گلدستہِ عقیدت" کو اپنے والدین کے نام وقف کرتا ہوں، اللہ اسے اُن کے لئے صدقہ جاریہ (گناہوں کی بخشش اور درجات کی بلندی) کا سبب بنائے۔ میں اللہ سبحانہ وتعالٰی سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کے سارے گناہوں کو معاف فرمائے اور مجھے ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائے، اس کتاب کو میرے لیے، میرے اہل و عیال، رشتہ دار، دوست احباب اور سب مسلمانوں کے لیے ثواب کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

اُن کی دعا سے زندگی پائی اُن کے پیار سے روشنی چھائی
گلدستہ عقیدت '، وہ ساز بنے جو اُن کا مقام، جنت میں بنائے

آمین!

# فہرست


| نمبر | مضمون | | صفحہ |
|---|---|---|---|
| 1 | پیش لفظ | | 4 |
| 2 | میرے رحیم ربّ کی شان | | 5 |
| | i) نظم میرا سوہنا ربّ | 18 | |
| | ii) عطا کے قابل نہیں میں | 21 | |
| | iii) مالک تیرا شکر | 23 | |
| 3 | میرا سوہنا نبیؐ | | 24 |
| | i) نظم میرا سوہنا نبیؐ | 33 | |
| | ii) میرے نبیؐ نے فرمایا | 35 | |
| | iii) میرے نبیؐ کا جواب ہوتا | 36 | |
| 4 | قرآن کتابِ ہدایت | | 38 |
| | i) نظم قرآن اور سائنس | 48 | |
| 5 | بندہِ مسلمان | | 49 |
| | i) نظم اے بندہ مسلمان | 54 | |
| 6 | قیامت کی گھڑی | | 55 |
| | i) نظم قیامت کی ہولناکی | 64 | |
| 7 | دعا | | 65 |
| | i) نظم ربّا سیرت کا پیرو بنادے تو | 70 | |
| | ii) نظم لا تقنطوا من رحمة الله | 71 | |
| | iii) نظم بندہ سرکش کی دعا | 73 | |

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

# پیش لفظ

اردو سیکھنے اور آٹھ کتابیں لکھنے کے باوجود دل میں ایک تشنگی رہتی تھی کہ میں اپنے ربّ کی صحیح طرح صفات کو بیان نہیں کر سکا۔ میں نے سوچا کہ شاید میں اپنے جذبات کا اظہار نظم کے ذریعے بہتر انداز میں کر سکوں، ذیل میں دو شعر میری ناکامی کا اعتراف ہیں۔ زندگی میں پہلی بار میں نے اپنے ربّ، اپنے نبیؐ کے اعزاز میں اور کچھ دیگر موضوعات پر نظمیں لکھیں ہیں، مجھے امید ہے کہ آپ انہیں پسند کریں گے۔

کی کوشش خونِ جگر سے لکھوں میں شان تیری
نہ دے پایا انساں جب آیت مثلِ قرآن تیری
یہ خاکی پھر کیسے کبھی لکھ پائے گا شان تیری
کر کاوشِ حلیم قبول بس اتنی سی ہے اڑان میری

پہلے دو عنوان مجھے بہت عزیز ہیں کیونکہ یہ میرے سوہنے ربّ اور سوہنے نبیؐ کی صفات بیان کرتے ہیں۔ جس اللہ نے مجھے پیدا کیا، اور ہر نعمت سے نوازا، بد قسمتی سے میں ساری عمر اُس کا ناشکرا رہا۔ دوسرا عنوان میرے نبیؐ کے متعلق ہے، جنہیں اللہ نے تمام انسانیت کے لیے رحمت اور ہدایت کا ذریعہ بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ کی رحمت کی امید پر، میں نے اللہ کی مخلوق سے محبت پر اظہار خیال کرنے کی ہمت کی۔ امید ہے کہ میرا ربّ میرے اس اظہار تشکر کو قبول فرمائے گا، اور مجھے، میرے والدین، میرے اہل خانہ، رشتہ داروں، دوستوں اور تمام مسلمانوں کو اس کا اجر دے گا۔ انشاء اللہ

دعاؤں کا طالب
عبدالحلیم صدیق

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

# میں نے رحیم ربّ کی شان کو یوں جانا

**اللہ کون ہے؟** قرآن اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے: اللہ کی تسبیح کی ہے ہر اُس چیز نے جو زمین اور آسمانوں میں ہے اور وہ زبردست اور دانا ہے۔ زمین اور آسمانوں کی سلطنت کا مالک ہے، وہ زندگی بخشتا اور موت دیتا ہے، اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ وہی اوّل ہے بغیر ابتداء کے اور آخر بھی ہے بغیر اختتام کے، وہ ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی، اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ اس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور پھر عرش پر جلوہ فرما ہوا۔ اُسے علم ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے اور جو کچھ اُس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اُترتا ہے اور جو کچھ اُس میں چڑھتا ہے۔ **وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو۔** جو کام بھی تم کرتے ہو اسے وہ دیکھ رہا ہے۔ وہ زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے اور تمام معاملات فیصلے کے لیے اُسی کی طرف رجوع کیے جاتے ہیں۔ وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور دلوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے (57:1-6)۔

مزید قرآن کہتا ہے: اُسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بحر و بر میں جو کچھ ہے سب سے وہ واقف ہے۔ درخت سے گرنے والا کوئی پتہ ایسا نہیں جس کا اسے علم نہ ہو۔ زمین کے تاریک پردوں میں کوئی دانہ ایسا نہیں جس سے وہ باخبر نہ ہو۔ خشک و تر سب کچھ ایک کھلی کتاب میں لکھا ہوا ہے (6:59)۔ وہ اپنے بندوں پر غالب ہے۔ وہ بڑا حکمت والا اور باخبر ہے۔

اللہ وہ زندہ جاوید ہستی ہے، جو ہمیشہ سے دائم و قائم تھی اور ہمیشہ دائم و قائم رہے گی۔ اس نے نہ کسی کو جنا، نہ اسے کسی نے جنا۔ اسے نہ تو بھوک لگتی ہے اور نہ وہ تھکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، غیب کا جاننے والا ہے، وہ تمام پوشیدہ اور مرئی، حال اور مستقبل کا مکمل علم رکھتا ہے۔ خواہ کوئی زور سے بات کرے یا آہستہ، یا کوئی رات کی تاریکی میں چھپا ہوا ہو یا دن کی روشنی میں چل رہا ہو، یا زمین اور سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں چھپا ہو، اس کے لیے سب یکساں ہیں۔

رحیم ربّ وہ بے نیاز ہستی ہے جس نے ہر چیز کو باریک بینی سے تخلیق کیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں دو موقعوں پر، اللہ کا فرمان ہے کہ اگر تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور اتنے ہی اور مہیا کر دئے جائیں تو میری بات مکمل نہیں ہو گی۔ سائنس دانوں کا دعویٰ ہے کہ محض ڈی این اے کی تفصیل لکھنے

پر کتب خانے کتابوں سے بھر جائیں گے۔ اللہ نے مخلوقات میں سے جنوں اور انسانوں کو آزاد مرضی اور شعور عطا کیا۔

اپنے علم غیب کے ساتھ اس نے کتاب تقدیر میں لکھ دیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے کیا کریں گے اور جو کچھ اس نے لکھ دیا ہے وہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ جن وانس میں سے ہر ذی روح اسی کی طرف جوابدہی کے لیے لوٹے گا۔ قیامت کے دن وہ تمام جنوں (شیطانوں) اور انسانوں کو بالکل ان کی اصلی شکل میں انگلیوں کے نشانات کے ساتھ زندہ کرے گا (قرآن میں اللہ کہتا ہے کہ پہلی بار تخلیق کرنے کے لیے محنت (ڈیزائننگ وغیرہ) کی ضرورت ہے، لیکن دوبارہ تخلیق کرنا آسان ہے (ڈی این اے موجود ہے) وہ جزا یا سزا کا فیصلہ ان کے اعمال کے مطابق کرے گا۔

آیت الکرسی کا آخری جملہ کہتا ہے: "اس کی بادشاہی آسمانوں اور زمین پر پھیلی ہوئی ہے اور ان کی حفاظت کرتے ہوئے وہ تھکتا نہیں ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے ناموں، اپنی صفات، اپنے اعمال، اس کے حکم، اپنی قدرت اور اپنی حکومت میں سب سے بلند و بالا ہے۔ اُس کی عظمت، اُس کی صفات، اُس کی قدرت، اُس کے اختیار وغیرہ کو کسی دائرے میں محدود نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ کی رحمت کی صفت کا اندازہ لگانے کے لیے ایک حدیث میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو سو حصوں میں تقسیم کیا اور ایک حصہ اپنی تمام مخلوقات میں تقسیم کیا (اس میں ماں، باپ، بھائی، بہن، شوہر، بیوی، اولاد وغیرہ کی محبت اور تمام مخلوقات میں ہر قسم کی محبت شامل ہے)۔

میرا سوال، کیا ہم االلہ کی رحمت کی صفت کو کبھی سمجھ سکتے ہیں؟ نہیں! کیا ہم اسے کسی دائرے میں محدود کر سکتے ہیں؟ نہیں! وہ تھا، ہے، اور ہمیشہ رہے گا۔ ہمارے خیالات اس کی عظمت کا ادراک نہیں کر سکتے، کیونکہ جس چیز کو ہم لامحدود سمجھتے ہیں وہ اس کے لیے محدود ہے۔ انسان میں اللہ تعالیٰ کی صفات کی عظمت کو سمجھنے کی نہ تو صلاحیت ہے اور نہ ہی استطاعت ہے (مذکورہ بالا مثال اس کی وضاحت کرتی ہے)۔

اللہ کی عظمت کی ایک جھلک سمجھنے کے لیے ایک حدیث میں نبیؐ فرماتے ہیں کہ ہماری زمین پہلے آسمان کے مقابلے میں صحرائے صحارا میں پڑی ایک انگوٹھی کی مانند ہے۔ پہلا آسمان دوسرے آسمان کے مقابلہ میں صحرائے صحارا میں پڑی ایک انگوٹھی کی مانند ہے، وغیرہ، وغیرہ۔ اللہ کا عرش ساتوں آسمانوں کا احاطہ

کیے ہوئے ہے اور ساتوں آسمان عرش کے مقابلہ میں صحرائے صحارا میں پڑی ایک انگوٹھی کے مانند ہیں۔ سبحان اللہ۔ دوسرا، مخلوقات مادہ، جگہ اور وقت کی پابند ہیں، جبکہ ربّ ان سب سے آزاد ہے۔ اس کے باوجود وہ اتنا باخبر ہے کہ ہر وائرس یا اس سے بھی چھوٹی چیز کی ہر سرگرمی کا اسے علم ہے۔

اسی لیے اللہ میں کہتا ہے: (اے نبیؐ مشرکوں سے پوچھو) اللہ بہتر ہے یا وہ معبود جنہیں یہ لوگ اس کا شریک بنا رہے ہیں؟ وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا پھر اُس کے ذریعے سے وہ خوش نما باغ اگائے، **جن کے درختوں کا اگانا تمہارے بس میں نہ تھا؟** کیا اللہ کے ساتھ کوئی دُوسرا خدا بھی ان کاموں میں شریک ہے؟ اور وہ کون ہے جس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اس کے اندر ندیوں، دریاوں کو بہایا اور اس میں پہاڑوں کی میخیں گاڑ دیں اور پانی کے دو ذخیروں کے درمیان پردے حائل کر دیے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ان کاموں میں شریک ہے؟ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب کہ وہ اسے پکارے اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے؟ اور کون ہے جس نے تمہیں زمین کا خلیفہ بنایا؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی یہ کام کرنے والا ہے؟ لیکن انسان کم ہی سوچتا ہے۔ اور وہ کون ہے جو خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں تم کو راستہ دکھاتا ہے اور کون اپنی رحمت کے آگے ہواؤں کو خوشخبری لے کر بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی یہ کام کرتا ہے؟ بہت بالا و برتر ہے اللہ اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ اور وہ کون ہے جو خلق کی ابتدا کرتا اور پھر اس کا اعادہ کرتا ہے؟ اور کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ان کاموں میں حصہ دار ہے؟ نہیں! کہو کہ لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔ ان سے کہو، اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا، اور یہ کہ تمہارے معبود تو یہ بھی نہیں جانتے کہ زندہ کرکے کب وہ اٹھائے جائیں گے (65-59:27)۔

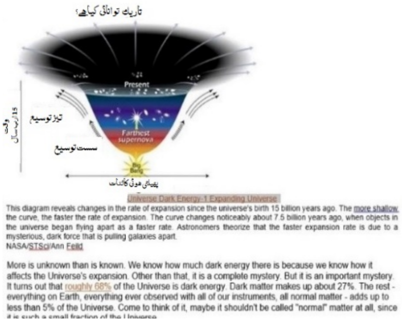


Universe Dark Energy-1 Expanding Universe

This diagram reveals changes in the rate of expansion since the universe's birth 15 billion years ago. The more shallow the curve, the faster the rate of expansion. The curve changes noticeably about 7.5 billion years ago, when objects in the universe began flying apart as a faster rate. Astronomers theorize that the faster expansion rate is due to a mysterious, dark force that is pulling galaxies apart.
NASA/STScI/Ann Feild

More is unknown than is known. We know how much dark energy there is because we know how it affects the Universe's expansion. Other than that, it is a complete mystery. But it is an important mystery. It turns out that roughly 68% of the Universe is dark energy. Dark matter makes up about 27%. The rest - everything on Earth, everything ever observed with all of our instruments, all normal matter - adds up to less than 5% of the Universe. Come to think of it, maybe it shouldn't be called "normal" matter at all, since it is such a small fraction of the Universe.

اے مسلمانو، تو پھر کیا اس کے علاوہ کسی اور کو پکارنے کا کوئی جواز بنتا ہے؟ نہیں! قرآن کی مندرجہ ذیل آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ کائنات کی تخلیق ایک بہت بڑے دھماکہ سے ہوئی (جسے سائنس Big Bang کہتی ہے)، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کو پھیلا رہا ہے۔ اللہ کہتا ہے: کیا وہ

لوگ جنہوں نے انکار کر دیا ہے غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے، **پھر ہم نے انہیں پھاڑ کر جدا کیا**، اور پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی؟ کیا وہ (ہماری اس خلاقی کو) نہیں مانتے؟ (21:30)۔ اور آسمان کو ہم نے اپنے زور سے بنایا **اور یہ ہم ہیں جو اس کو پھیلا رہے ہیں** (51:47)۔

لہٰذا مالکِ حقیقی کو پکارنا برحق ہے، اور دوسری فانی ہستیوں کو پکارنا ایسا ہے جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر اس سے درخواست کرے کہ وہ اس کے منہ تک پہنچ جائے، حالانکہ پانی اس تک پہنچنے والا نہیں۔ جس طرح محدود اور لا محدود کے مابین کوئی موازنہ نہیں، اسی طرح رحیم ربّ کا نہ کوئی برابر ہے اور نہ اس کا کسی سے موازنہ ہو سکتا ہے۔

اللہ کا نہ کوئی شریک تھا، نہ کوئی شریک ہے اور نہ ہی اسے کسی شریک کی ضرورت ہے۔ اسی لیے اس کے ساتھ یا اس کی صفات میں کسی کو شریک کرنا نا قابل معافی جرم ہے۔ کیا خوب کسی نے کہا کہ مزارات کے بھکاری اور گدی نشین زیادہ عقلمند ہیں وہ زندہ لوگوں سے مانگتے ہیں۔ لوگو جس ربّ نے ہمارے سارے اعمال پہلے سے دفتر تقدیر میں لکھ دیئے ہیں، کیا اسے کسی سفارش کی ضرورت رہتی ہے؟ نہیں! اسی لیے اللہ کہتا ہے: پس اللہ کے لیے مثالیں نہ گھڑو، اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے (16:74)۔ دوسرا، کیا ہم اس کے پیار کا فائدہ اٹھا کر کسی کی سفارش کر سکتے ہیں؟ اس کی تین قسمیں ہو سکتی ہیں:

1) **مخالف جنس کی محبت**، سبحان اللہ، وہ ہر ضرورت و خواہش سے پاک و یکتا ہے۔

2) **اس سے ارفع و اعلیٰ کی سفارش ہو جسے وہ رد نہ کر سکے**۔ ایسی کسی ہستی کا وجود نہیں، اگر ہوتی تو وہ ربّ ہوتا۔

3) **کسی سے شدید محبت کی وجہ سے وہ انصاف ترک کر دے**، یہ ممکن نہیں، کیونکہ وہ تمام ضروریات، خواہشات اور عیب سے پاک ہے، یہی وجہ ہے اس نے اپنے سب سے پیارے بندوں، نبیوں کے پیاروں کو بھی معاف نہیں کیا۔ جہاں وہ رحم دل ہے وہاں وہ عادل بھی ہے۔ اسی لیے نبیؐ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو کہا تھا کہ فاطمہ تم یہ نہ سمجھنا کہ تم نبی کی بیٹی ہو تو جنت میں چلی جاؤ گی، بلکہ اپنے اعمال کے ذریعے جاؤ گی۔ ہاں دعا کرنا یا کسی کو دعا کے لیے کہنا جائز ہے۔ ہمارے مالک نے اپنے عرش پر لکھ دیا ہے کہ اس کی رحمت اس کے غصے پر غالب آئے گی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی مخلوق کے تمام گناہ معاف کر

دیتاہے، ماسوائے شرک و کفر اور مخلوق کے حقوق کے (اگر دنیا کی زندگی میں توبہ نہ کی ہو)۔ پھر کیا ہمیں سب سے زیادہ محبت اللہ سے نہیں ہونی چاہیے، اور کیا ہمیں سب سے زیادہ حمد و ثناء اس کی نہیں کرنی چاہیے؟

اللہ نے ہمارے روحانی دلوں میں اپنی محبت ڈال دی جب اس نے اپنے آپ کو روحانی دائرے میں ظاہر کیااور تمام روحوں سے خطاب کیا۔ قرآن ہمیں اس ابتدائی عہد کی یاد دلاتا ہے: اے نبیؐ، لوگوں کو یاد دلاؤ وہ وقت جب کہ تمہارے ربّ نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا "کیا میں تمہارا ربّ (داتا، پالن ہار، مشکل کشاء) نہیں ہوں"؟ انہوں نے کہا تھا" ضرور آپ ہی ہمارے ربّ ہیں، ہم اس پر گواہی دیتے ہیں"۔ یہ ہم نے اس لیے کیا کہ کہیں تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ دو کہ "ہم تو اس بات سے بے خبر تھے"(7:172)۔

خالق کی یہ فطری پہچان انسانی فطرت اور شعور کے اندر سرایت کر گئی ہے۔ جدید سائنس بھی اس موروثی بیداری ڈی این اے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ گریگ بریڈن نے اپنی کتاب "دی گاڈ کوڈ" میں تجویز کیا ہے کہ ابدی کی پہچان انسانی حیاتیات کی گہرائیوں میں جھلکتی ہے اور اسے انسانی ڈی این اے کی سب سے اوپری تہ پر لکھا ہوا ہے۔

نبیؐ نے اللہ کی سننے کی صفت کے بارے میں فرمایا کہ اگر کالی چیونٹی، اندھیری رات میں کالے پتھر کے نیچے چلے، تو وہ اس کا چلنا سن لیتا ہے، پھر ہم یہ کیسے سوچ سکتے ہیں، اور کیا یہ ممکن ہے کہ وہ ہماری سرگوشی اور ہماری خواہش کو نہ سنے۔ اسی طرح جو ایک پتے کے گرنے تک کو جانتا ہے، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم گریں اور اسے علم نہ ہو۔ اس نے ہمیں بہت سی پریشانیوں سے محفوظ رکھا ہے جسے کا ہمیں احساس تک نہیں۔ ہمارا اپنے جسم پر کوئی کنٹرول نہیں، وہی ہماری حفاظت کر رہا ہے۔

اے مسلمانو، اپنے ایمان کو تازہ رکھنے کے لئے، خالق سے جڑ جاؤ۔ اسی لیے ہمارا سب سے اہم اور ضروری کام قرآن کے ذریعہ اپنے ربّ کو پہچاننا ہے۔ اس کے اختیارات اور عظمت کی سمجھ ہم میں عاجزی اور اس کی اطاعت پیدا کرے گی۔ اسی طرح، اس کے لا محدود وسائل، سخاوت، احسان اور شفقت کا فہم، ہمارے بھروسے اور محبت میں اضافہ کریں گے، اور اس کی اعلیٰ صفات کا فہم اس کی محبت، اطاعت اور ہماری ہر قسم کی عبادات میں اخلاص پیدا کریں گے۔

ہم ذرا سے مسئلے پر پریشان ہو جاتے ہیں، اے مسلمانو، قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ خضرؑ نے جہاز کو ظالم بادشاہ سے بچانے کے لئے نقصان پہنچایا، عین اسی طرح ہماری زندگیوں میں جو مشکلات آتی ہیں وہ ہماری بھلائی اور رہنمائی کے لیے ہوتی ہیں، اگر ہم اللہ کی حکمت کو سمجھ سکیں۔ اسی طرح، خضرؑ کا یتیم کنبہ کی دیوار کی تعمیر نو کرنا جس کے نیچے ان کے والد نے ان کے لئے خزانہ دفن کیا ہوا تھا، یہ واقعہ ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ کی رحمت ایسی جگہ سے آسکتی ہے جہاں سے کسی کو توقع نہ ہو۔

لہٰذا، ہمیں اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے، اور ہر حال میں اس کا شکر ادا کرنا چاہیے، چاہے آسائش ملے یا مصائب آئیں۔ یہ زندگی کے چیلنجز، شکایات اور دشمنیوں کو ختم کر دیں گی۔ سمجھانے کے بعد، میں اللہ ہم سے پوچھتا ہے: "کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں اور اُس کے نازل کردہ حق کے آگے جُھکیں اور وہ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی، پھر ایک لمبی مدت اُن پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہوگئے اور آج ان میں سے اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں" (57:16)؟

اللہ کی عظمت کو سمجھنے کے بعد، ہمیں اپنے آپ سے باقاعدگی سے یہ سوال پوچھنا چاہئے: کیا اللہ ہماری زندگی کا سب سے اہم حصہ ہے؟ کیا اپنے محبوبِ حقیقی کی یاد میں ہماری آنکھیں کبھی نم ہوتی ہیں؟ اگر نہیں، تو اللہ کو اپنے دل میں بسانے کے لیے ہمیں باقاعدگی سے "**سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ**" اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں۔ اللہ پاک ہے جو سب سے بڑا ہے، کا ورد کرنا چاہئے۔ اس کی محبت کو اپنے دلوں میں بسانے کے لیے، ہمیں مذکورہ آیت کو سمجھ کر دل کی گہرائیوں سے پڑھنا چاہئے۔

دوسرا ہماری زندگی خوف الٰہی اور محبت الٰہیٰ کے توازن پر قائم ہونی چاہیے۔ صراط مستقیم پر چلنے کے لیے اللہ کی محبت اور اس کا ڈر، دونوں کا ہونا ضروری ہے، یہ ہمیں مصیبتوں کا سامنا کرنے کے لئے اندر سے مضبوط اور اس کی نعمتوں کا شکر گذار بنائیں گے۔ اللہ کی محبت اور اس کا خوف ہمیں نیک عمل کرنے، نماز پڑھنے اور اللہ اور اس کی مخلوق کے ساتھ اچھے تعلقات استوار کرنے پر ابھارے گی۔ اگر ہم اللہ کو کثرت سے یاد کریں تو ہماری اللہ سے محبت ان شاء اللہ بڑھے گی، ہمیں حرام کاموں سے روکے گی، اچھائی کی ترغیب دے گی اور اچھے اخلاق والا بنائے گی۔

سوال پیدا ہوتا ہے: ان دو بظاہر مخالف جذبات میں توازن کیسے پیدا کریں؟ اللہ کہتا ہے کہ اہل ایمان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان کے دل میں اللہ کی محبت انتہائی گہری اور مضبوط ہوتی ہے (ہر محبت سے گہری اور مضبوط)۔ سچی محبت ہم میں اللہ کی ناراضگی کا خوف پیدا کرے گی۔ اللہ کا خوف دنیاوی خوف کی طرح نہیں، بلکہ یہ خوف محبوب کی ناراضگی کا خوف ہے، اور یہ خوف فطرت کے ہر عمل میں محرک ہے۔ جب خالق کو خوش کرنا زندگی کا مقصد بن جائے تو منکرات سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

سچے مسلمان کے لیے اللہ کی محبت سب پر مقدم ہے، جب کہ مشرک دوسروں کو اللہ کا ہمسر بنا کر ان سے اس طرح پیار کرتے ہیں جیسے اللہ سے کرنے کا حق ہے۔ توحید کا تقاضا ہے کہ ہمیں اللہ سے زیادہ کوئی محبوب نہ ہو، ہمیں طلب ہو تو فقط اللہ کی ہو، اور جینے کا مقصد فقط اللہ کی رضا ہو۔ اسی لیے ترمذی میں نبیؐ نے فرمایا کہ جو چیز سب سے زیادہ جنت میں لے کر جائے گی وہ اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق ہیں۔

اسی لیے ہماری ساری تعریف اور شکر گزاری فقط اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے ہونی چاہئیں۔ مومن محض جنت کی لالچ اور جہنم کے خوف کی وجہ سے نیک کام نہیں کرتا، بلکہ اپنے محبوبِ حقیقی کو راضی کرنے کے لیے کرتا ہے۔ جو بے حد مہربان، فیاض اور رحم کرنے والا ہے۔

1) جس کے دل میں حق کی تھوڑی سی بھی طلب ہے، اللہ اسے آہستہ آہستہ اپنے دین کی طرف لے آئے گا۔ اللہ نے نوحؑ سے 950 سال تبلیغ کروائی جب تک کہ آخری بندہ نہیں آ گیا۔ اسی طرح سورۃ یٰسین میں تین نبیؑ بھیجے ایک بندے کے لیے (سبحان اللہ)، سورۃ کہف میں اس نے ایک پرہیز گار گھرانے کو بیٹے کی برائی سے بچانے کے لئے ہلاک کر دیا۔ لہٰذا حق کو پہچانے کی دل میں خواہش ہونی چاہیے، ان شاء اللہ، اللہ ہمیں بچا لے گا۔

2) رحیم ربّ اپنی مخلوق سے 70 ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے، اگر ہم اپنے یا اپنے بچوں کے ساتھ زیادتی برداشت نہیں کرتے، تو وہ اپنی مخلوق کے ساتھ زیادتی کیسے برداشت کرے گا۔ لہٰذا، اس کو راضی کرنے کے لیے اس کی مخلوق کو معاف کرنے کی عادت اپنانی ہو گی۔

3) تکبر کو اللہ نے اپنا زیور کہا ہے۔ پھر بھی وہ کہتا ہے تو ایک قدم بڑھا، دو بڑھاؤں گا میں، تو چل کر آ، دوڑ کر آؤں گا میں۔ زندہ جاوید و بے عیب اور بے نیاز ہستی میں، یہ رحمت بن جاتی ہے، جبکہ فانی ہستیوں میں یہ غصے، بغض اور حقارت بنتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ہمارے لیے حرام ہے۔

4) سبحان اللہ، قرآن بھیج کر عمل نہ کرنے پر اللہ ہم سے غصہ نہیں ہوتا، بلکہ پوچھتا ہے کہ اے میرے بندے، تجھے کس چیز نے میری رحمت سے دور کر دیا، اور پھر قرآن میں لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کہہ کر اللہ ہمارے دلوں میں اپنی رحمت جگا کر کہتا ہے کہ اس کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہونا۔ سبحان اللہ۔

5) دن رات ہم کائنات کے تمام بادشاہوں کے پروردگار کی نافرمانی کرتے نہیں تھکتے اور وہ جانتا ہے، اس کے باوجود، وہ ہم سے ناراض نہیں ہوتا، اور ذرا سی توبہ پر وہ نہ صرف ہمیں معاف کرتا ہے، بلکہ اسے ریکارڈ سے بھی ہٹا دیتا ہے، تاکہ اس معاملہ کی دوبارہ کبھی پوچھ گچھ نہ کی جائے۔ ہائے صد افسوس ہم اپنے رحیم ربّ کو بھلا بیٹھے۔

6) انسان اپنے غلاموں سے ان کی استطاعت سے بڑھ کر کام لیتا ہے اور پھر بھی ناخوش رہتا ہے۔ جبکہ اللہ تھوڑی سی مشقت سے کامیاب ہونے والے آخری جنتی کو اس دنیا سے دس گنا بڑی جاگیر سے نوازے گا۔ اس کے باوجود اس دنیا میں وہ ہماری نافرمانیوں کو نہ صرف نظر انداز کرتا ہے بلکہ ہمیں نعمتوں سے نوازتا رہتا ہے، اور ہمارے لوٹنے کا انتظار کرتا ہے۔ سبحان اللہ، میں صدقے سوہنے کے۔

جب ہم تخلیق کی وسعت پر غور کرتے ہیں تو ہمیں اپنے رب کی عظمت کی ایک ہلکی سی جھلک نظر آتی ہے۔ ماہرین فلکیات اب UY Scuti کی شناخت اب تک کی تحقیق کردہ ستاروں میں سے سب سے بڑے کے طور پر کرتے ہیں۔ وہ اتنا بڑا کہ ہماری زمین اس کے اندر ایک نکتہ کے برابر ہے۔ سائنسدان ہمیں بتاتے ہیں کہ سیکڑوں اربوں کہکشائیں ہیں، جن میں سے ہر ایک سیکڑوں اربوں ستاروں پر مشتمل ہے، پھر بھی یہ تمام وسیع کائنات پہلے آسمان کے صرف ایک حصے کی نمائندگی کرتی ہے۔ اگر مختصراً غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایسی ہی ایک تخلیق بے شمار لوگوں کی جاگیروں کو گھیر سکتی ہے، لیکن یہ کہکشاں میں محض ایک نقطہ ہے۔ یہ اللہ کی شان کی ایک چھوٹی سی نشانی ہے۔ کیا کوئی اس کے برابر ہو سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔

صد افسوس، شیطان کے بہکاوے میں آکر انسان اپنے جیسوں کو جو جگہ، مادہ اور وقت کے پابند ہوتے ہیں، جن کو ہوا نہ ملے تو منٹوں میں مر جائیں، خوراک اور پانی نہ ملے تو مر جائیں، سو نہ سکیں تو بھی مر جائیں، ایسی فانی ہستیوں کو لافانی ہستی (اللہ) کا ہمسر بناتے ہیں۔ انا اللہ۔

7) رحیم ربّ نے کہا ہے جس نے دنیاوی زندگی میں توبہ نہ کی، اس کے دو عمل وہ معاف نہیں کرے گا۔ شرک و کفر اور حقوق العباد (مخلوق کے حقوق)۔ میں ان کی مناسبت سے دو سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

1) اگر ہم کسی دنیاوی بادشاہ کے دربار میں جائیں اور اسے کہیں میں تمہیں بادشاہ نہیں مانتا، یا کہیں تمہارے علاوہ اس ملک کے اور بھی بادشاہ ہیں؛ تو وہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کرے گا؟ ذرا سوچو! اسی لیے اللہ حکم دے گا: پھینک دو جہنمّ کے سخت عذاب میں:

i) ہر کٹے کافر کو،

ii) جو حق سے عناد رکھتا تھا،

iii) خیر کو روکنے والا تھا،

iv) حد سے تجاوز کرنے والا تھا،

v) شک میں پڑا ہوا تھا،

vi) اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو خدا بنائے بیٹھا تھا۔ ڈال دو اُسے جہنم میں (50:24–26)۔

اس دن ربّ ان سے کہے گا: پکارو اب اُن ہستیوں کو جنہیں تم میرا شریک سمجھ بیٹھے تھے، یہ ان کو پکاریں گے مگر وہ ان کی مدد کو نہ آئیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہی ہلاکت کا گڑھا مشترک کر دیں گے (18:52)۔

2) کیا انصاف کا تقاضا یہ نہیں کہ جس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہو وہی معاف کرے؟ صدقے الرحمان کے، نبیؐ کی دعاؤں کے ذریعہ سے سکھایا کہ اللہ سے کہیں وہ ہمارا ذمہ لے لے۔ نبیؐ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ بہت سارے حقوق تیرے مجھ پر واجب لادا ہیں اور بہت سارے حقوق تیری مخلوق کے مجھ پر واجب لادا ہیں، یا اللہ جو تیرے حقوق ہیں تو انہیں معاف کر دے اور جو تیری مخلوق کے حقوق ہیں تو ان کا ذمہ لے لے۔ یعنی فرض کریں میں نے آپ کے لاکھ دینے ہوں تو اللہ اسے یومِ محشر کروڑوں دے کر راضی کر دے۔

دو مسلمانوں کا ایک واقعہ حدیث کی کتابوں میں ملتا ہے جس میں ایک کا دوسرے پر تقاضا تھا۔ اللہ اسے کہے گا کہ اپنے بھائی (جس کا اللہ نے ذمہ لیا ہو گا) کو معاف کر دو، وہ راضی نہ ہو گا۔ اللہ اسے ایک بہت

ہی بڑا اور خوبصورت محل دکھائے گا اور کہے گا یہ تیرا ہو سکتا ہے۔ وہ پوچھے گا کیسے ؟ اللہ کہے گا اپنے بھائی کو معاف کر کے۔ وہ معاف کر دے گا اور دونوں خوشی خوشی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ صدقے اپنے ربّ کے !

ہائے نہ دیکھا نہ سنا جو غلام سے پیار کرے ایسے۔ مومن محبت کرتا ہے تو اللہ سے، کسی اور سے محبت کرتا ہے تو اللہ کی خاطر، دوستی یا دشمنی کرتا ہے تو اللہ کی خاطر، اس کا جینا مرنا ہوتا ہے محض اللہ کی خاطر۔ اے مسلمانو، جس نے اللہ کی محبت کو پا لیا، وہ سب پر حاوی ہو گیا۔ جب تک ہم اللہ سے تعلق نہیں جوڑتے، ہمیں ہمیشہ ناکامیوں کا سامنا رہے گا۔

اگر ہم کچھ نہ بھی سیکھیں، لیکن اللہ کے خزانوں سے دعا کے ذریعے فیض یاب ہونا سیکھ لیں، تو پھر ہمیں کسی کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اے مسلمانو، جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر صدق دل سے ایمان لایا، وہ اللہ کا دوست ہے، اور جو اپنے کردار میں جتنا زیادہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اوصاف کی عکاسی کرتا ہے، وہ اتنا ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ کہتا ہے کہ جب وہ کسی کو اپنا دوست بناتا ہے، تو پھر وہ اُس کی آنکھیں اور کان بن جاتا ہے، پھر اسے کائنات کی نشانیاں سمجھ آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ تو وہ اللہ کی رسّی کو اور مضبوطی سے تھام لیتا ہے (یعنی اپنے مالک کا حکم بجالاتا ہے)۔

اسے لوگوں کے لیے اللہ قرآن میں کہتا ہے: اے نبیؐ کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ تو غفور و رحیم ہے (39:53)۔ اے مسلمانو، جب یہ آیت نازل ہوئی تو شیطان رو دیا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں، گناہ گار کے لیے اِس آیت کریمہ سے زیادہ سکون دینے والی اور کوئی چیز نہیں۔ یاد رکھو، اللہ کے دروازے ہمیشہ ہمارے لیے کھلے تھے اور کھلے رہیں گے۔

اے مسلمانو، جب ہم خلوص کے ساتھ توبہ کرتے ہیں، وہ ہمیں معاف کر دیتا ہے۔ اے مسلمانو، ہم سے گناہ سرزد ہوں گے، اور اگر نہ ہوں تو نبیؐ نے فرمایا تھا، کہ اگر ہم سے گناہ سرزد نہ ہوں تو آپؐ کو ڈر ہے کہ ہم تکبر جیسے گناہ کبیرہ میں مبتلا ہو جائیں گے (اللہ نہ کرے، یعنی پھر ہم بھی شیطان کی صف میں کھڑے ہوں گے)۔ اللہ کی محبت میں ابن عباسؓ فرماتے ہیں، کہ میں نے ایک بھی صحابی ایسا نہیں دیکھا جو تہجد کی نماز ادا نہ کرتا ہو۔ کیونکہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا بہترین وقت ہے۔

اے مسلمانو، یہ دنیا عیاشی کی جگہ نہیں، ہم پر مصائب آئیں گے اور اللہ حل بتاتے ہوئے کہتا ہے: **اے مسلمانو! صبر اور نماز کے ذریعے مدد حاصل کرو۔ بلا شبہ یہ مشکل ہے، سوائے عاجزی کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے**(2:45)۔ صلوٰۃ اور استقامت کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تقویت دیتا ہے اور انہیں اپنے قریب کر لیتا ہے۔

اللہ کہتا ہے: اور یہ حقیقت ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں جن کو ہم نے جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ: ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں۔ ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں۔ ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں۔ وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے، یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھو گئے ہیں (7:179)۔ اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سورۃ العصر میں کہتا ہے: زمانے کی قسم ! (زمانہ شاہد ہے ! ) انسان در حقیقت خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے ! جو ایمان لائے، اور نیک اعمال کرتے رہے، اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کرتے رہے اور (ایک دوسرے کو) صبر کی تلقین کرتے رہے (103:1-3)۔

زمانہ شاہد ہے کہ نوحؑ کی قوم کے 78 نفوس کے علاوہ سب غرق ہوئے، اسی طرح لوطؑ کی دو بیٹیوں کے علاوہ سب تباہ ہوئے، کیونکہ اکثریت حق کا انکار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خبردار کر دیا ہے، بتا دیا ہے، جو عقل سے کام لے گا وہی آخرت میں بچے گا۔

اے مسلمانو، آج ہم دیکھنے کی نعمت کو فراموش کر چکے ہیں، ہمارے خیال میں دیکھنے کے لیے آنکھوں کی ضرورت ہے ، پھر کیوں لاکھوں لوگ آنکھیں ہونے کے باوجود دیکھ نہیں سکتے ہیں؟ آج ہم سننے کی نعمت کو فراموش کر چکے ہیں، ہمارے خیال میں سننے کے لیے کانوں کی ضرورت ہے، پھر کیوں لاکھوں لوگ کان ہونے کے باوجود سن نہیں سکتے؟ آج ہم چلنے کی نعمت کو فراموش کر چکے ہیں، ہمارے خیال میں چلنے کے لیے ٹانگوں کی ضرورت ہے ، پھر کیوں لاکھوں لوگ ٹانگیں ہونے کے باوجود چل نہیں سکتے ؟ آج ہم غور و فکر کرنے کی نعمتوں کو فراموش کر چکے ہیں ، ہمارے خیال میں غور و فکر کرنے کے لیے دماغ کی ضرورت ہے ، پھر کیوں لاکھوں لوگ دماغ ہونے کے باوجود غور و فکر کرنے سے قاصر ہیں ؟ یہ نعمتیں ہمارے سپرد ہیں تاکہ ہم اسے پہچانیں، اس کا شکر ادا کریں اور اس کی اطاعت کریں۔

اے مسلمانو، اگر ہم کائنات کی نشانیوں، اپنے ارد گرد کی نشانیوں، اپنے اندر کی نشانیوں اور قرآن مجید میں نشانیوں پر غور کریں، تو ہم ربّ کو پالیں گے اور پھر ہم خوشی سے اس سے محبت کریں گے اور اسی کی عبادت کریں گے۔اے مسلمانو، اللہ کو نہ ہماری ضرورت ہے، نہ فرشتوں کی اور نہ ہی انبیاء وغیرہ کی۔ بلکہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ یہ ناقابل تردید سچائی ہے اور اس کا ادراک ہمارے دلوں کو اس کے سامنے جھکا دیتا ہے اور ہمیں مخلصانہ عقیدت کے قریب کرتا ہے۔

اے مسلمانو، یاد رکھو جہاں اللہ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے، وہیں وہ بے نیاز بھی ہے، لہٰذا اس کی ناراضگی سے بچو۔ جس طرح ایک عاشق اپنے محبوب کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے اسے خوش کرنے کے لیے۔اسی طرح ہمیں بھی معشوقِ حقیقی اللہ کی ہر بات ماننی چاہیے،اور ایسی محبت وفرمابرداری اس کے علاوہ کسی اور کے لیے نہیں ہونی چاہیے۔

ایک سوال ذہن میں آتا ہے کہ اللہ مجرم کو فوراًسزا کیوں نہیں دیتا؟ قرآن جواب دیتا ہے اور کہتا ہے: اگر اللہ ایسا کرتا تو زمین پر کوئی نہ بچتا (16:61)۔ اسی لئے وہ ان کو ایک مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے۔ سوال ہے کہ فرمانبرداری کیسے کریں؟ جواب سادہ سا ہے، قرآن کو سمجھ کر پڑھیں، قرآن اور نبیؐ کی سیرت پر عمل کریں اور اچھا اخلاق اپنائیں۔ یہ موت کی سختی، قبر کے عذاب، محشر کے دن کی سختی اور جہنم کے عذاب سے بچنے کا واحد راستہ ہے۔ اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

تجھ سے کی ہے میں نے انتہا کی بے وفائی
لوٹ آیا ہوں دے مجھ کو سزا سے رہائی
قبر میں ہیں پاؤں، میری تو سن لے دوھائی
اپنی رحمت سے دفترِ سجین کی کر دے صفائی

کتنا افسوس کا مقام ہے کہ انسان اپنی بڑائی اور بقاء کے لیے دوسرے انسانوں کی نسل کشی کر رہا ہے۔ اس عمل کو تیز کرنے کے لئے، وہ بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے مہلک ترین ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ اس کے باوجود، ہم پھر بھی اپنے دائم و قائم رحیم ربّ کو چھوڑ کر انسانوں کا سہارا ڈھونڈتے ہیں۔ اے مسلمانو! اللہ سے حقیقی محبت واطاعت ہی اخوت اور جنت کا واحد راستہ ہے۔

یاد رکھو، جب دل بوجھ، درد اور تکلیف سے بھر جائے، تو اللہ کی محبت کو دل کا ابدی سکون بنالو۔ جب نفرت کیئے جانے کا خوف ہو، تو اللہ کی محبت کو حفاظت کا حصار بنالو۔ جب پریشانی ہو، تو اللہ کی محبت کو دل کی تسلی بنالو۔ جب ہم لڑکھڑائیں یا گریں، تو اللہ کی محبت کو سہارا بنالو۔ جب اندھیروں میں گھر جاؤ، تو اللہ کی محبت کو مشعلِ راہ بنالو۔ جب بیمار ہو جاؤتو، اس کی محبت کو اپنی قوت ارادی بنالو۔

جب ہم سمجھ نہ پائیں جو ہم دیکھ، سن یا محسوس کرتے ہیں (پروپیگنڈا) ، تو اللہ کی محبت کو اپنی آنکھیں، کان اور سمجھ بنالو۔ جب ہمارے ساتھ زیادتی ہو، تو اس کی محبت کو اپنی تسلی و تشفی بنالو۔ جب کوئی ہمیں نہ سمجھے، نہ سنے، نہ یقین کرے، نہ ہی اعتماد کرے، تو اللہ کی محبت کو اپنا یقین اور اعتماد بنالو۔ جب کوئی پیار نہ کرے اور نہ ہی پرواہ کرے، تو اللہ کی محبت کو دل کا محور بنالو۔ جب ہم پہ طنز کیا جائے، یا ہمیں بے وقوف بنایا جائے، یا قطع تعلق کیا جائے، تو اللہ کی محبت کو اپنا اعتماد بنالو۔

جب دکھوں کی وجہ سے ہم مسکرانا بھول جائیں، تو اس کی محبت کو اپنی طاقت، راحت اور علاج بنالو۔ جب ہم تنگ آ کر ہار ماننا چاہیں، تو اس کی محبت کو اپنا حوصلہ بنالو۔ اے مسلمانو، اللہ کے لیے اپنے دل کھول دو، وہ اس کی تمام تکالیف اور غموں کو دور کر کے اسے امید، محبت، روشنی اور ولولے سے بھر دے گا۔

اے مسلمانو، ہم جب اس حالت میں اپنے سفر کے اختتام کو پہنچیں گے، تو ان شاء اللہ جنت کے فرشتے ہمارا استقبال کریں گے۔ لہٰذا، اللہ کی محبت کے راستے پر چلتے رہو، جو اس کی جنت کی طرف جاتا ہے۔ اے مسلمانو، شیطان ہمیں دھوکے میں نہ ڈالنے پائیں، اور نہ ہی ہمارا کوئی دن اللہ کی محبت کے بغیر گزرے، ان شاء اللہ، پھر ہم کبھی گمراہ نہ ہوں گے۔ اے مسلمانو، اللہ کی محبت پر قائم رہو اور اس پر یقین رکھو، یہ ہمارا بہترین آسرا ہے۔ لہٰذا، پھر کبھی دکھی نہ ہونا، کیوں کہ اس کی محبت ہماری ڈھال ہے۔ اے مسلمانو، صرف اللہ ہی سے دعا مانگو، وہ ساری دعاؤں کو سنتا ہے، وہ ہمارا مالک ہے۔ ہمیں صرف اسی سے پیار کرنا چاہیے، نہ کہ کسی دھوکے باز سے۔

ہائے افسوس دل میں اس کو وہ جگہ نہ دی جو حق تھا اس کا۔ مالک تو نے قرآن میں کہا ہے کہ تو کسی بندے کی دعا رد نہیں کرتا۔ اے اللہ ہم تیرے بندے ہیں، تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اے اللہ ہمارے دل میں اپنی محبت اتنی گہری کر دے کہ ہم تجھے دل و جان سے چاہیں، اور اپنی مخلصانہ جدو جہد سے تجھے راضی کریں۔ اے اللہ، تو ہم سے راضی ہو جا۔ اے اللہ، ہمارے دل میں اپنا خوف بھر دے، ایسے جیسے تجھے دیکھ رہے ہوں، تقویٰ اختیار کرنے میں ہماری مدد فرما اور اپنی ناراضگی سے ہمیں بچا۔

اے اللہ، تو اپنے معافی طالب کرنے والے بندوں کو معاف کرنا پسند کرتا ہے، اے اللہ تو ہمیں بھی معاف کر دے اور ہمارے دفتر سجین پر اپنی رحمت کی سفیدی پھر دے۔ آمین! اے اللہ، مشکلوں، پریشانیوں، خوشیوں اور راحتوں میں ہمیں کبھی اکیلا نہ چھوڑنا، ہمیں ہمیشہ اپنی رحمت کے سائے میں رکھنا، محبت کی نگاہ سے دیکھنا اور ہمارے گناہ معاف کرنا۔ اے اللہ، ہمیں ایسا بنا دے کہ ہم تجھے پسند آ جائیں۔ اے اللہ، تو ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں بھی راضی کر دے۔ اے اللہ، ہمارے دلوں میں اپنی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دے۔ آمین!

اپنی ناخلفیوں اور اس کی رحیمی واضح کرنے کے لیے میں نے پہلے "میرا سوہنا ربّ" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی تھی اور اب چند نظمیں پیشِ خدمت ہیں۔ میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ اِنہیں ہمارے دلوں میں اپنی محبت اجاگر کرنے کا سبب بنائے۔ آمین۔

## میرا سوہنا ربّ

قرآں میں بر حق ہے، یہ شکوہ تیرا — بن نہ سکا، اے رب میں بندہ تیرا
میں اب تک ماں کی ممتا نہ سمجھ پایا — پھر کیسے سمجھتا، یہ لطف و کرم تیرا

بھرتا رہا دامن، تو ثروت سے میرا
ہائے میں سمجھ نہ پایا، یہ احسان تیرا

لٹا دی میں نے، غفلت میں عمر ساری — نہ لوٹا میں، گرچہ یہ، چاہ تھی تیری
در اپنا کھلا رکھا، پیار میں تو نے — چونکہ لوٹنے میں تھی نجات میری

مالک تو بلاتا رہا مجھے اپنی طرف
اور میں بھاگتا رہا دنیا کی طرف

تو بڑھا اک قدم، دو بڑھاؤں گا میں — تو چل کر آ، تو دوڑ کر آؤں گا میں
ہائے نہ چلا نہ دوڑا میں تیری طرف — اور پیروی کرتا رہا، نفس کی میں

غصے کو کیا، تو نے کرم کے تابع اپنے
تا کہ نفس کو میں، بچا پاؤں اپنے
تیری نیکی کے بدلے میں، تجھے دوں گا دس گناہ پر لکھوں گا ایک، یہ وعدہ ہے میرا
گناہوں پر مجھ سے مانگ لے معافی بے حس بدل دوں گا میں دفتر کو نیکیوں سے تیرا
نہ مانگ سکا عفو، ہائے معصیت پر تیرا
سمجھ نہ پایا تھا سوہنیا میں احسان تیرا
ہائے مرے غموں پر رکھ کر، صبر کا مرہم لوٹنے کا، تو کرتا رہا انتظار میرا
سوہنیا میں تجھ سے پھر کیسے رہ سکتا تھا غافل گر میں سمجھ جاتا، تُو ہے خیر خواہ میرا
بھیجا تو نے اپنا حبیبؐ، کہ ہو رہنمائی میری
چلا نہ میں ادھر، گرچہ اس میں تھی رہائی میری
کرتی رہی موت منادی، نہ سمجھ آئی مجھے میرا ظن تھا کہ ملی ہے، عمرِ نوحؑ مجھے
لحد میں جو ہونا ہے، اس کی نہ تھی فکر مجھے اور نہ ڈر لگا، دینا ہے میں نے حساب تجھے
ہائے کیا کہوں گا گر رب نے پوچھ لیا مجھ سے
کیا پسِ انداز کیا ہے تو نے اپنی رہائی کے لیے
ہائے اگر میرا ربّ، کبھی پوچھ لے مجھے کیوں نہ آئی حیا، میری سرکشی پہ تجھے
چھپاتا تھا تو گناہ اپنے، خلق سے میری لدا ہوا تو آ گیا ہے، کچھ حیا ہے تجھے
میں کیا کہوں گا سوجھتا نہیں مجھے
تو معاف کر دے، سزا نہ دینا مجھے
زمانے سے بے زاری پر، سمجھ آیا پیار تیرا میں کیسے پورا کروں گا، پچھلا حساب تیرا
کہا تو ستر ماؤں سے ہے مجھے زیادہ، پیارا بے خوف لوٹ آ، میں منتظر ہوں تیرا
وا کر کے بازو، سوہنیا تو تکتا تھا راہ میری
سمجھ نہ آئی مجھ ناخلف کو، یہ چاہ تیری
نہ دیکھا نہ سنا، جو پیار عبد سے کرے ایسے بھٹکتا پھر رہا تھا میں شکر ادا کرتا کیسے
سکھا مجھے دین، بن جاؤں نبی کا میں مطیع ایسے تو جیسے ہو راضی، تیرا غلام میں بنوں ویسے

کرم کو عرش پر لکھ کر، ربّا دی برتری تو نے
معافی دے تو ایسے، کی نہ ہو کوئی خطا جیسے

راضی ہوں تجھ کو، اپنا میں ربّ مان کر  راضی ہوں میں، اسلام کو دیں جان کر
راضی ہوں میں، نبیؐ کو رہبر مان کر  راضی ہو جا تو، اپنا بندہ جان کر

مالک بھرتا رہا تو ثروت سے دامن میرا
ہائے سمجھ نہ پایا ربّا میں، یہ احسان تیرا

سجدے میں چاہا چوم لوں پاؤں تیرے  نا اہل کہہ کے نفس نے ہے ڈانٹا مجھے
مثلِ سگ چاہا چاٹ لوں تلوے تیرے  بے وفا کہہ کے نفس نے پھر جھڑکا مجھے

مالک تو اس بوڑھی جاں کی لاج رکھ لے
کیونکہ آتی ہے پختہ عمر سے حیا تجھے

میرے گناہ ہیں بہت، میں مانتا ہوں  عفو کے قابل نہیں، یہ میں جانتا ہوں
جی رہا ہوں فقط، تری رحمت کی آس پر  تیرے عفو کو میں دل سے مانتا ہوں

عفو ہے تیرا، مرے گناہ سے بڑھ کر
آسرا میرا ہے، تیرے لاتقنطوا پر

تیری ناراضی سے، تیری رضا چاہتا ہوں  تیری دوزخ سے میں، ترا عفو چاہتا ہوں
میں اپنے لیے تیری امان چاہتا ہوں  امان دے مجھے، میں تجھے ربّ مانتا ہوں

تو ہے میرا ربّ، عہد، یہ میں مانتا ہوں
تو ہے میرا وارث، یہ بھی میں مانتا ہوں

پشیماں ہے عصیاں پر بہت، یہ دل میرا  پڑا ہے سجدے میں بے بسی سے، یہ بندہ تیرا
کی دنیا ترک جب مجھے سمجھ آیا پیار تیرا  کہا تو اب نہ اپنا سکے گا، کوئی وصف میرا

وصف اپنانے ہوں گے، دنیاوی زندگی سے
رہنا ہو گا ساتھ مل کر روا داری سے

جب ڈھونڈنا چاہا، ملے کوئی وسیلہ تیرا  ملا نہ جو ہوتا، رتی بھر ہم پلا تیرا
اور نہ ہی ملا، ہوتا جسے ماں کی طرح پیارا  پس اپنے سوا سب سے بے نیاز بنا دل میرا

کاش بنا ہوتا، میں عاشق تیرے نبی کا
تب سوہنیا میں بھی بن گیا ہوتا، لاڈلا تیرا
جب موت چاہی، نبؐی کا قول یاد آیا میں نے اسے بنالیا پڑھنا وظیرہ اپنا
تو موت دینا گر ہو، میرے لئے یہ بہتر ایسی کہ میں پڑھوں، وقتِ نزع کلمہ تیرا
زندہ تو رکھنا گر ہو، میرے لئے یہ بہتر
ایسے کہ بس رہے، دل میں ایک نام تیرا
ہائے کاش میں بنا ہوتا، سچا عاشق تیرا لاڈ اٹھاتا تو بہانے، بہانے سے میرا
شرمندہ ہوں میں، اپنے گناہوں پہ بہت ہے ترے لاتقنطوا پر، پورا بھروسا میرا
جی چاہتا ہے کہ میں بھی بنوں سچا عاشق تیرا
تو دل میں گھر کر ایسے نہ بچے کوئی تیرے سوا
ہائے ہیں بے وزن، عمل میرے سارے اور دامن بھی، اخلاص سے خالی ہے میرا
خالی جھولی وقتِ کوچ، قریب ہے میرا سونیا رحم، حلیم سہا ہوا ہے تیرا
مالک ہوں خطاکار، پر ہوں میں بندہ تیرا
میزان کر بھاری، لینا حساب ہلکا میرا
ہائے وقتِ نزع ہے آن پہنچا میرا کوئی نہیں ہے، جو عفو دلائے تیرا
تو نزع کی سختی، کم کردے مولا میرے عذاب قبر کو، ہٹادے مولا
محشر کے دن اپنے سائے میں رکھنا مجھے
تو اپنی جنت کا ، باسی بنانا مجھے

## مانا تری عطا کے قابل نہیں ہوں میں

پڑھا لکھا سمجھتا تھا میں اپنے آپ کو نہ پڑھا قرآں سمجھ کے یہ تو حق تھا تیرا
میں بہرہ مند ہوتا رہا نعمتوں سے تیری نہ کیا شکر ادا میں نے یہ تو حق تھا تیرا
مانا تری عطا کے قابل نہیں ہوں میں
تیرے سوا کسی کا سائل نہیں ہوں میں

ہیں اہلِ خانہ آنکھوں کی ٹھنڈک میری  نہ کیا تیرا شکر ادا یہ تو حق تھا تیرا
غیبتوں سے میں لطف اندوز ہوتا رہا  نہ مجھے آیا تیرا خوف یہ تو حق تھا تیرا

مانا تری عطا کے قابل نہیں ہوں میں
تیرے سوا کسی کا سائل نہیں ہوں میں

ہوسِ زر میں ربّا گنوادی عمر ساری  نہ بنا میں تیرا یہ تو حق تھا تیرا
انا کی خاطر رشتے توڑ دیے سارے  نہ ڈرا میں پیشی سے یہ تو حق تھا تیرا

مانا تری عطا کے قابل نہیں ہوں میں
تیرے سوا کسی کا سائل نہیں ہوں میں

ہائے میں سمجھتا تھا تکبر کو فخر اپنا  نہ سمجھ پایا مالک اس پر تو حق تھا تیرا
بدلہ لینا چاہا ہر رنجش کا زمانے سے  نہ سیکھا معاف کرنا یہ تو حکم تھا تیرا

مانا تری عطا کے قابل نہیں ہوں میں
تیرے سوا کسی کا سائل نہیں ہوں میں

زمانے بھر میں بانٹا میں نے اپنا پیار  نہ کیا عشق تجھ سے یہ تو حق تھا تیرا
زمانے سے میں اپنے گناہ چھپاتا تھا  نہ آئی تجھ سے حیا یہ تو حق تھا تیرا

مانا تری عطا کے قابل نہیں ہوں میں
تیرے سوا کسی کا سائل نہیں ہوں میں

ترے پیار میں نم نہ ہوئیں آنکھیں میری  نہ ہوا تجھ سے ربّا عشق یہ تو حق تھا تیرا
توبہ کے ساتھ میں لوٹا ہوں در پر تیرے  نہ دیگا تو سزا مجھے یہ تو وعدہ ہے تیرا

مانا تری عطا کے قابل نہیں ہوں میں
تیرے سوا کسی کا سائل نہیں ہوں میں

رویا میرا نبیؐ میری نجات کے لیے  ہائے کی نہ ان کی اطاعت یہ تو حق تھا تیرا
گناہوں میں میں نے گزار دی عمر ساری  یومِ محشر محمدؐ سے تو رکھ لینا پردہ میرا

مانا تری عطا کے قابل نہیں ہوں میں
تیرے سوا کسی کا سائل نہیں ہوں میں

پھیلی ہوئی ہے رحمت تا حدِ نظر تیری کر نا نہ عدل کہ نرمی کا وعدہ ہے تیرا
لوٹ آیا حلیم رحمت کی آس پر تیری ہے کامل ایماں تیرے لاتقنطوا پر میرا
مانا تری عطا کے قابل نہیں ہوں میں
تیرے سوا کسی کا سائل نہیں ہوں میں

## شکریہ مالک تیرا

دل کرتا ہے مالک کروں تیرا شکر ادا دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا
پڑھا لکھا کے والدنے کیا ہے بڑا دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا
کہا لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ
لک الحمد والشکر مالک تیرا

ماں نے پڑھنا نماز و قرآں سکھایا دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا
بیوی بچے ہیں دل کا چین میرا دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا
کہا لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ
لک الحمد والشکر مالک تیرا

نعمتوں سے ہے اپنی تونے نوازا دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا
گناہ کی دلدل سے تونے نکالا دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا
کہا لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ
لک الحمد والشکر مالک تیرا

میں تھا بے عمل، نمازی تونے بنایا دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا
قرآں کو سمجھ کے پڑھنا تونے سکھایا دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا
کہا لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ
لک الحمد والشکر مالک تیرا

جھوٹ اور غیبت سے مجھے تو نے بچایا — دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا
دل کی سختی کو تو نے نرم کرایا — دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا

کہا لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ
لک الحمد والشکر مالک تیرا

نفرت اور بغض سے تو نے بچایا — دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا
ہمیں صلہ رحمی کا درس تو نے دلایا — دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا

کہا لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ
لک الحمد والشکر مالک تیرا

بھیج کر نبیؐ ناکامی سے تو نے بچایا — دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا
سوجھے پاؤں کھڑا رہتا نبیؐ میرا — دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا

کہا لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ
لک الحمد والشکر مالک تیرا

تیری ہر نعمت سے فیض میں نے اٹھایا — دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا
حلیم کو شاکر بندہ بننا تو نے سکھایا — دل کی ہے صدا شکر ہے مالک تیرا

کہا لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ
لک الحمد والشکر مالک تیرا

## میرے سوہنے نبیؐ نے مجھے کیا سکھایا

اس دنیا کا پہلا امتحان ایمان بالغیب، دوسرا امتحان اللہ کا صابر اور شکر بندہ بن کر رہنا، اور تیسرا امتحان اس دنیا کی زندگی (جیل) کو اسلامی کردار و اخلاق کے ساتھ گزارنا ہے۔ ایمان بالغیب کے حوالہ سے اللہ نے اپنی پہچان ہمارے ذی شعور میں سرایت کی ہوئی ہے، تاکہ ہم اللہ کو کائنات، اپنے چاروں طرف اور خود ہمارے اندر کی نشانیوں سے اسے پہچان کر اس سے محبت کریں اور اس کی اطاعت کریں۔

آج جدید سائنس اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ خالق کا وجود ہمارے DNA اور ہمارے شعور میں ثبت شدہ ہے۔ چونکہ مجھ جیسے کند ذہن لوگ چاروں طرف کی نشانیوں اور اندر کی نشانیوں اور DNA میں ثبت شدہ مہر کو سمجھ نہیں پاتے، اس لیے رحیم ربّ نے اپنے افضل ترین انسانوں میں سے کم و بیش 124،000 کو پیغمبر بنا کر بھیجا، تاکہ ان کے توسط سے وہ جو غلط راستہ چھوڑنا چاہتے ہیں، یا جو راستہ تلاش کرنے سے قاصر ہیں، انہیں صحیح راہ دکھائی جا سکے۔

قرآن کہتا ہے کہ انسان اپنے کردار سے لوگوں کے دل جیت کر بغیر لڑائی کے، کسی بھی ملک کو فتح کر سکتا ہے، اور پھر حضرت یوسفؑ کی مثال پیش کرتا ہے، جو اپنے کردار، صبر اور اللہ کی شکر گزاری کی وجہ سے مصر کے حکمران بنے۔ اسلام، اسلامی اخلاقیات سے لیس سوداگروں کے ذریعہ، انڈونیشیا اور دیگر مقامات تک پہنچا، ان کے کردار نے اکثریت کو متاثر کیا، اور انہوں نے اسلام قبول کیا۔

اللہ نے انبیاء میں سے تقریباً 313 رسول چنے، اور ان میں سے پانچ کو برتری دی، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ۔ ان میں سے آخری امت کے سربراہ حضرت محمدؐ کو خلقِ العظیم کے کردار کا حامل بنا کر امام الانبیاء بنایا، اور پھر کہا اِنّآ اَرسَلنٰکَ رَحمَۃً لِّلعٰلَمِینَ۔ آپؐ نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری دنیا کے لئے رحمت ہیں۔ آپؐ کافروں کی نجات کے لئے فکر مند رہتے تھے، اور اسی طرح ہمیں بھی ان کی نجات کے لئے فکر مند ہونا چاہیے تھا۔

کتنے دکھ کی بات ہے، فکر کرنے کی بجائے ہم انہیں حقیر سمجھتے ہیں۔ اللہ سے محبت کرنے والے لوگ اپنے اعلیٰ اخلاق کی بدولت، معاشرے کے لئے رحمت ہوتے ہیں۔ کیا ہم ہیں؟ اے اللہ ہمیں معاف فرما، ہمیں جو مشن نبیؐ نے سونپا تھا اس میں مکمل طور پر ناکام ہیں۔ نبیؐ اپنے لوگوں کی فلاح کے لیے دن رات مغموم رہتے تھے (مسلم و کافر)، حتیٰ کہ اللہ کو کہنا پڑا کہ کیا تم اپنے آپ کو ان لوگوں کے غم میں ہلاک کر لوگے جو ایمان نہیں لاتے ؟اور یاد دلایا کہ آپؐ کا کام پیغام پہنچانا ہے اور ہدایت دینا یا نہ دینا میرا کام ہے، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ کون ہدایت قبول کرے گا اور کون نہیں۔

میرے سوہنے نبیؐ نے فقر کی زندگی کو امیرانہ زندگی پر فوقیت دی شاید ان دو وجوہ کی بنا پر:

1) غریب مومن امیر مومن سے 500 سال پہلے جنت میں داخل ہو گا (قیامت کا ایک دن 50000 ہزار سال کا ہے، اگر دوسرے دن اس کے برابر ہوئے تو؟۔

2) دوسری اہم وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اللہ غریب مومنوں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ ایک عاشق اپنے محبوب کے انتخاب کو ہمیشہ ذہن میں رکھتا ہے، تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہمارے پیارے نبیؐ محبوبِ حقیقی کے انتخاب کو اختیار نہ کرتے۔

نبیؐ دنیاوی مسائل سے کبھی پریشان نہ ہوئے، لیکن آپؐ کو ہمیشہ اپنی اُمت کی فکر ستاتی تھی۔ اسی لیے سجدوں میں آپؐ کے لبِ مبارک سے ہمیشہ امتی امتی کی صدا نکلتی تھی۔ "ہائے صدقے"، نزع کی سختی میں بھی امت کی فکر میں آپؐ کے لبِ مبارک سے ایک ہی صدا آتی یا ربیّ امتی یا ربیّ امتی۔ اے اللہ، ہمارے محبوب نبی محمدؐ پر سلامتی اور درود بھیج۔ آپؐ نے ہمیں نہ صرف قرآن کا پیغام پہنچایا بلکہ اس پر عمل کر کے دکھایا۔

اب ہمارے پاس عمل نہ کرنے کی کوئی حجت باقی نہیں بچی۔ آپؐ جہل کے اندھیروں میں روشنی کا منبع تھے۔ جب سب سو جاتے، آپؐ آنسوؤں سے تر سجدوں میں ربِّ کائنات کے سامنے اپنی امت کے لیے گڑگڑا رہے ہوتے (ہمارے لیے)۔ اے اللہ، ہمارے محبوب نبی محمدؐ پر سلامتی اور درود بھیج۔ جنگ میں جب سب گر جاتے آپؐ کھڑے رہتے، جب سب ہار مان لیتے، آپؐ ان کے لیے امید ہوتے۔ آپؐ منبع عدل، رحم، صبر اور ارادہ تھے۔

قرآن ہم سے کئی جگہ کہلواتا ہے کہ ہم نبیوں میں تفریق نہیں کرتے جیسے: رسولؐ اس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے ربّ کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اس رسولؐ کے ماننے والے ہیں انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ "ہم اللہ کے رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے، ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی۔ مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے" (2:285)۔

ہم مسلمان تمام انبیاء اور رسولوں کی عزت اور تعظیم میں کوئی امتیاز نہیں کرتے، لیکن محبت ایک ایسی چیز ہے جس پر قابو نہیں پایا جا سکتا، یہی وجہ ہے کہ محمدؐ سے ہماری محبت نو وجوہات کی بنا پر باقی رسولوں کی بانسبت زیادہ ہے:

**1) پیغمبر اسلامؐ کو خاص طور پر ہماری رہنمائی کے لئے بھیجا گیا تھا، اور انہوں نے یہ ذمہ داری پوری دیانت، حکمت اور ہمدردی کے ساتھ ادا کی۔** آپؐ آخری رسول ہیں اور آپؐ کے ذریعے تمام انسانیت کے لیے دین مکمل ہوا۔ پیغمبر اسلامؐ کو خاص طور پر ہماری رہنمائی کے لئے بھیجا گیا تھا، اور انہوں نے یہ ذمہ داری پوری دیانت، حکمت اور ہمدردی کے ساتھ ادا کی۔ آپؐ نے پیغام کو مکمل طور پر پہنچایا، بغیر کسی کوتاہی یا تحریف کے، اور اپنی زندگی میں اس کا مظاہرہ کیا۔ تو پھر، ہم آپؐ سے زیادہ محبت کیسے نہ کریں؟

**2) تمام انبیاء کو آپؐ کی حمایت کا حکم دیا گیا تھا۔** اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاءؑ سے عہد لیا تھا کہ اگر پیغمبر اسلامؐ ان کی زندگی میں ظہور پذیر ہوئے تو وہ آپ پر ایمان لائیں گے اور آپ کے مشن کی حمایت کریں گے۔ مزید برآں، اپنی دوسری آمد پر، حضرت عیسیٰؑ محمدؐ کی شریعت، قرآن کے قانون، آخری اور محفوظ وحی کی پیروی کریں گے۔ تو پھر، ہم آپؐ سے زیادہ محبت کیسے نہ کریں؟

**3) انہوں نے بے پناہ مشکلات کے باوجود قرآن کو حرف وروح کے ساتھ جیا۔** تمام تکالیف، ظلم و ستم، نقصان، بھوک اور مصائب کے باوجود رسول اللہؐ نے قرآن کو اپنے ظاہری احکام اور باطنی دونوں لحاظ سے مکمل طور پر مجسم کیا۔ آپؐ کی زندگی الہٰی رہنمائی کی زندہ مثال تھی۔ تو پھر، ہم آپؐ سے زیادہ محبت کیسے نہ کریں؟

**4) آپؐ ان لوگوں کی نجات کے لیے روئے جو آپ کے بعد میں آئیں گے۔** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ اپنے صحابہ کے ساتھ غمگین حالت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے کہا کہ انہیں اپنے پیارے بھائیوں کی یاد آ رہی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہاں ہم آپ کے ساتھ نہیں ہیں؟ ابوہریرہؓ نے پوچھا کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: تم میرے ساتھی اور میرے دوست ہو، لیکن میرے بھائی وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے، جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔ آپؐ ہماری طرف اشارہ کر رہے تھے۔ تو پھر، ہم آپؐ سے زیادہ محبت کیسے نہ کریں؟

**5) آپؐ اپنی امت کے گناہ گاروں کے لیے اللہ سے التجا کرتے تھے۔** روایت ہے کہ جبرئیلؑ نے ایک مرتبہ رسول اللہؐ کو بتایا کہ جہنم کے چھ درجے ہیں۔ سب سے کم درجہ منافقوں کے لیے ہوگا، اس کے

بعد مشرک، کافر، یہودی اور عیسائی۔ جب جبرائیل رکے تو رسول اللہؐ نے پہلے درجہ کے بارے میں پوچھا۔ جبرائیلؑ نے جواب دیا آپ کی امت کے گنہگار ہوں گے۔
یہ سن کر رسول اللہؐ غم سے نڈھال ہو گئے۔ آپ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے اور تین دن تک اپنی امت کی مغفرت کے لیے دلجمعی سے دعائیں مانگیں، مسجد میں فرض نمازیں ادا کرتے اور فوراً دعا کے لیے گھر لوٹ جاتے۔ تیسرے دن جبرائیلؑ نے اللہ کا پیغام پہنچایا کہ قیامت کے دن وہ انہیں مایوس نہیں کرے گا۔ تو پھر، ہم اُس سے زیادہ پیار کیسے نہیں کر سکتے؟ تو پھر، ہم آپؐ سے زیادہ محبت کیسے نہ کریں؟

6) **آپؐ تمام عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔** کسی خاص قوم، وقت یا لوگوں تک محدود نہیں تھا۔ قرآن ان کے ذریعے نازل ہوا، اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے، اور بنی نوع انسان کے لیے زندہ رہنمائی ہے۔ تو پھر، ہم اُس سے زیادہ پیار کیسے نہیں کر سکتے؟

7) **آپؐ نے اپنی امت کے لیے سب سے بڑا بوجھ اٹھایا،** مسلسل دعائیں مانگتے رہے، غمگیں رہے، اور ان کی نجات کے لیے کوشش کرتے رہے، حتیٰ کہ اپنی رحلت کے وقت بھی۔ آپ کی زندگی کو مکمل طور پر لکھا گیا ہے، تاکہ عبادت، اخلاقیات، خاندانی زندگی، قیادت، اور سماجی طرز عمل کے ہر پہلو میں آپ کی پیروی کر سکیں۔ تو پھر، ہم آپؐ سے زیادہ محبت کیسے نہ کریں؟

8) **آپؐ قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کریں گے،** جب باقی انبیاء کہ رہے ہوں گے، "نفسی نفسی" جب کہ آپؐ کہیں گے، "میری امت، میری امت۔" تو پھر، ہم آپؐ سے زیادہ محبت کیسے نہ کریں؟

9) **آپؐ نے اپنی دعا اپنی اُمت کے لیے بچا کر رکھ لی۔** ہر نبی کو ایک دعا دی گئی تھی جس کو اللہ رد نہیں کرتا۔ تمام نبیوں نے اسے اس دنیا میں استعمال کیا۔ ہمارے نبیؐ نے اسے قیامت کے لئے بچالیا۔ یہاں تک کہ جب آپؐ کا بیٹا ابراہیم آپ کے ہاتھوں میں دم توڑ رہا تھا، آپ کے لواحقین نے آپ سے اس خصوصی دعا کو استعمال کرنے کو کہا، آپؐ نے انکار کر دیا اور اسے اپنی امت کے لئے بچالیا (میرے اور آپ کے لیے)۔ پھر ہم اپنے نبیؐ پر کیوں نہ صدقے جائیں اور درود وسلام (دعا) بھیجیں؟ اللہ تعالیٰ خود

ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیتا ہے: "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجو"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد۔

**درود اور عشق رسولؐ پر ایک عقیدتی عکاسی:** شور، جلد بازی اور بھول بھلیوں سے دبی دنیا میں، اللہ کے بعد رسول اللہؐ کی یاد دل میں توازن بحال کرتی ہے۔ اس یاد کی خالص ترین شکل درود ابراہیمی ہے، ایک دعا جو اللہ نے خود ہمیں سکھائی، اور ایک تحفہ جس کے ذریعے محبت اپنی آواز پاتی ہے۔ جب ہم نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں تو ہم صرف کلمات نہیں پڑھتے۔ ہم ایک خدائی حکم کا جواب دیتے ہیں۔ اللہ اور اس کے فرشتے آپؐ پر مسلسل درود بھیجتے ہیں، اور ہمیں اس آسمانی رحمت میں شامل ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس ذکر میں شامل ہونا ایک بڑا اعزاز ہے؟

درود ابراہیمی ہمیں ایک مقدس نسب سے جوڑتا ہے، ابراہیمؑ سے لے کر محمدؐ تک، عقیدت، قربانی اور اللہ کے لیے غیر متزلزل سر تسلیم خم کرنے کا سلسلہ۔ ہم نبیؐ اور آپ کی آل پر درود بھیجتے ہوئے، ہم نہ صرف آپ کی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں، بلکہ آپ کی بے پناہ شفقت، اپنی امت کے لیے آپ کی زندگی بھر کی فکر، اور آپ کے وہ آنسو جو آپ نے روحوں کے لیے بہائے جن سے آپ کبھی نہیں مل پائیں گے، یعنی میں اور آپ۔

نبیؐ نے کہا کہ جو لوگ آپ پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں وہ قیامت کے دن آپ کے سب سے زیادہ قریب ہوں گے۔ یہ قربت محض زبانی نہیں ہے، یہ محبت، وفاداری، اور مشترکہ مقصد کی قربت ہے۔ ہر درود جو ہم پڑھتے ہیں وہ اللہ اور آپ کی طرف ایک قدم بن جاتا ہے، ہمارے پیمانے میں ایک نور کا اضافہ ہوتا ہے، اور ایک ذریعہ بنتا ہے جس پر اللہ ہمارے درجات بلند کرتا ہے۔

یہ کس قدر قابل ذکر ہے کہ رسول اللہؐ نے سختیوں، رد کئے جانے، بھوک اور غم کے باوجود اپنی سب سے بڑی دعا کو ہمارے لیے بچانے کا انتخاب کیا، اس دن کے لیے جب ہمیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی۔ یہاں تک کہ جب موت قریب آئی تو آپؐ کی فکر اپنی ذات کی نہیں بلکہ اپنی امت کے

لیے تھی۔ ایسی محبت جواب کا تقاضا کرتی ہے، اور آپؐ پر درود بھیجنا آپ کے لیے ہماری محبت کا عاجزانہ جواب ہے۔

تنہائی، غم یا امید کے لمحات میں رسول اللہؐ پر درود بھیجنا دل کو نرم کرتا ہے اور روح کو سکون دیتا ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہدایت نہ صرف ہمارے لیے نازل ہوئی تھی بلکہ ہم سے پہلے عملن رہتی تھی۔ درود کے ذریعے ہم اُس زندہ مثال کے لیے اظہار تشکر کرتے ہیں اور اس کے روشن کردہ راستے پر چلنے کے عزم کی تجدید کرتے ہیں۔

اے اللہ ہماری زبانوں کو اپنے حبیبؐ پر درود سے تر رکھ۔ آپؐ کی یاد کے ذریعے ہمارے دلوں میں آپ کی محبت میں اضافہ کا سبب بنا اور ہماری زندگی آپؐ کے کردار کی عکاس بنا۔ اے اللہ محمدؐ پر، ان کی آل پر اور ان تمام لوگوں پر جو اخلاص کے ساتھ ان کے راستے پر چلتے ہیں، پر درود و سلام بھیج۔

بخشائی کے لیے سجدے میں پڑا رہتا میرا نبیؐ
گر اتباع کی ہوتی دکھی نہ ہوتا میرا نبیؐ
تو بخش دے مالک تاکہ آزردہ نہ ہو میرا نبیؐ
محشر کے دن رکھ لینا پردہ تاکہ افسردہ نہ ہو میرا نبیؐ

## اخلاقی احتساب کی دعوت

اے مسلمانو! ، اسلام اپنے پیروکاروں کے کردار اور اخلاق کی وجہ سے پوری دنیا میں پھیلا۔ چونکہ محمدؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آنا، لہٰذا ہمیں اللہ کا پیغام دنیا والوں تک پہنچانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ ہم نے نبیؐ کے حکم کے مطابق اللہ کی صفات کو اپناتے ہوئے، اپنے رول ماڈل نبیؐ کے کردار اور اخلاق کی عکاسی کرنا تھی۔ ہم نے تو اپنے آپ کو اور اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنا تھا، اور خود اچھے اخلاق والا، انصاف پسند، سچا، خیال رکھنے والا اور نرم گو بنانا تھا۔ ہم نے مندرجہ بالا صفات سے آراستہ ہو کر، اللہ کا پیغام کافروں تک پہنچانا تھا تاکہ انھیں نجات کا راستہ دکھایا جاسکے۔ صد افسوس، ہم توامت کی حیثیت سے خود اپنا راستہ کھو بیٹھے ہیں۔

جب نبی کریمؐ کی توہین کی جاتی ہے تو ہم با آواز بلند احتجاج کرتے ہیں، گستاخ کے لیے سزائے موت کا مطالبہ کرتے ہیں، لیکن بھول جاتے ہیں کہ نبیؐ کا کبھی بھی فحاشی، ناانصافی یا ظلم کے ذریعے دفاع نہیں

کیا گیا۔ کردار کے ذریعے آپؐ کا دفاع کیا گیا۔ غیر مسلموں کو پیغام پہنچاتے ہوئے ہمیں ان کی حوصلہ افزائی کے لیے آپؐ کے کردار کو اپنے کردار میں پیش کرنا تھا۔ جبکہ ہم اپنے غلط کردار سے ان کو دور کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو نبیؐ کے کردار کا عکس ہونا چاہیے تھا۔ صحابہ نبیؐ کے کردار کا عکس تھے۔

**دلوں کو فتح کرنے والا کردار:** تاریخ ہمیں بے شمار مثالیں پیش کرتی ہے۔ایسا ہی ایک واقعہ شام کے شہر حمص میں پیش آیا۔ ایک صحابیؓ نے شام کے شہر حمص میں کریانہ کی دکان کھولی۔ ایک دن شام کے وقت ایک عیسائی دکان پر آیا،اس نے کہا کہ وہ کچھ اناج خریدنا چاہتا ہے۔ صحابیؓ نے اُسے بتایا کہ سڑک کے پار دکان کا مالک ایک عیسائی ہے،اور میں نے محسوس کیا ہے کہ آج کوئی گاہک اس کے پاس خریداری کے لیے نہیں گیا۔ میں نے اپنے بچوں کو کھلانے کے لیے کافی کما لیا ہے۔اگر بُرا نہ مانو اُس کی دکان سے سودا خرید لو۔

لہٰذا وہ اُس عیسائی کی دکان پر گیا اور سامان خرید لیا۔ کچھ دیر بعد وہ شخص واپس صحابیؓ کی دکان پر آیا۔ صحابیؓ نے پوچھا کیا اُسے وہ نہیں ملا جس کی اسے تلاش تھی؟ اُس نے کہا اُسے وہ چیز مل گئی جو وہ خریدنا چاہتا تھا، لیکن وہ کچھ اور لینا چاہتا ہے۔ صحابیؓ نے پوچھا کہ وہ کیا ہے ؟ اُس نے کہا کہ اُسے یہ ایمان اور عقیدہ چاہیے جو اُس کے پاس ہے۔ صحابیؓ نے کہا: جلدی نہ کرو، عقیدے کے بارے میں سوچ بچار کر لو۔ آدمی نے جواب دیا، نہیں، مجھے یہ ایمان چاہیے، کیونکہ اگر حضرت محمدؐ کے محض ایک صحابیؓ کا کردار ایسا ہے تو خود حضرت محمدؐ کا کردار کیسا ہو گا؟ یہ ہے وہ کردار جو صحابہ دنیا کو پیش کرتے تھے، جس سے نبیؐ کی تکریم ہوتی اور وہ متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیتے۔

آج ہم مسلمان، بداخلاق، جھوٹے، ظالم، ڈنڈی مارنے والے، گفتار میں بیہودہ اور خیال نہ رکھنے والے بن گئے ہیں۔ جب ہمارے کردار کو لوگ نبیؐ کا عکس سمجھیں گے تو توہین رسالت کے مرتکب وہ نہیں بلکہ ہم ہوئے ہیں، اور اگر کوئی سزائے موت کا مستحق ہے تو وہ ہم خود ہیں۔ اسی لیے اللہ 16:94 میں کہتا ہے: (اور اے مسلمانو) تم اپنی قسموں کو آپس میں ایک دوسرے کو دھوکا دینے کا ذریعہ نہ بنا لینا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی قدم جمنے کے بعد اُکھڑ جائے اور تم اس جرم کی پاداش میں کہ تم نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا، بُرا نتیجہ دیکھو اور سخت سزا بھگتو (16:94)۔ **یعنی اگر ہمارے اخلاق کی وجہ سے کوئی غیر مسلم دین سے دور ہوتا ہے تو، ہم اس کے لیے جوابدہ ہوں گے۔**

ایک مرتبہ میں نے اپنی فیکٹری میں کام کرنے والے عیسائیوں کو تبلیغ کرنے کی کوشش کی تو مجھے انہوں نے بتایا کہ مسلمان بننے پر آپ لوگ ہمیں توہین آمیز لہجہ میں "موصلی" کہتے ہو۔ پھر انہوں نے ایک واقعہ بتایا جس میں ایک چوہدری نے نومسلم کو کہا "او موصلی کیا تم اب ہمارے ساتھ ہمارے قبرستان میں دفن ہو گے"؟ کاش اگر ہم جانتے، جب وہ اسلام قبول کرتے ہیں تو، ان کے گناہوں کو نیکی میں بدل دیا جاتا ہے اور کل نیکیوں کو دو سے ضرب دیا جاتا ہے۔ اس وقت اعمال میں وہ ہم سے بہت آگے ہوتے ہیں (وہ قابلِ رشک ہوتے ہیں)۔

اے مسلمانو، ہمیں تو نیک کافر کی موت پر رنجیدہ ہونا تھا، کہ اس تک ہم اللہ کا پیغام ٹھیک طرح نہ پہنچا سکے اور وہ آخرت کے امتحان میں فیل ہو گیا۔ اے مسلمانو، رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ ہر شخص کو اختیار ملے ہیں چاہے واجبی ہوں یا رضاکارانہ، لہٰذا قیامت کے دن ہر شخص ان کے لئے جوابدہ ہوگا۔ آہ، اگر ہمیں اس کا انجام سمجھ آجاتا تو ہم رات دن روتے اور اس دنیاوی زندگی کی آسائشوں کو بھول جاتے۔

اس کے علاوہ ہم سے دس سوالات پوچھے جائیں گے، جو اختیارت کے ضمنی سوالات ہیں۔

i) نماز کے بارے میں (اگر صحیح طریقے سے پڑھی ہوتی تو، اپنے فرائض کو صحیح طریقے سے نبھانے کے لیے اللہ کا ڈر پیدا ہوتا)۔

ii) ہم سے انتہائی چھوٹی نعمتوں سے حاصل خوشی کے لیے بھی جوابدہی ہو گی۔ اللہ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ پھر تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر نعمت کے وصول کنندہ سے جس سے اس نے لطف اٹھایا حساب لے گا۔ نبیؐ کے مطابق کچھ کھجوریں، کچھ پانی، تھوڑا سا گوشت، نعمت شمار ہوتے ہیں جس کے لئے ہم جوابدہ ہیں (یعنی کیا ہم نے کھانا ضائع کیا، جبکہ غریب بھوک سے مر رہے ہوں)۔

iii اور iv) ہم نے اپنی زندگی کیسے گزاری؟ ہم نے اپنی جوانی کیسے گزاری، کیا ہم بدکاری سے بچے؟ v) ہم نے دولت کیسے حاصل کی اور ہم نے اس کو کس طرح خرچ کیا؟

vi اور vii) کیا ہم نے علم حاصل کیا، اور اسے کیسے استعمال کیا؟

viii) ہم اپنے اعضاء اور اپنے حواس کے لئے جواب دہ ہیں، ہم نے انہیں کس مقصد کے لئے استعمال کیا۔

ix اور x) گناہ ہوتے دیکھ کر ہم نے اس کے بارے میں کیا کیا؟ اے اللہ، ہمیں معاف کر دے۔

قیامت کے دن ہم اللہ اور اپنے نبیؐ کا سامنا کیسے کریں گے؟ ہائے آپؐ کے آنسو بھی ہمارے دلوں کو موم نہ کر سکے۔ اے اللہ، ہم پر رحم فرما، اور ہمیں اپنے اور اپنے حبیبؐ کے راستے پر چلا۔ آمین! میں نے آپؐ کی امت سے محبت کو اجاگر کرنے کے لیے پہلے ایک کتاب بعنوان "میرا سوہنا نبیؐ" لکھی اور اب میں نے ایک نظم اسی عنوان سے لکھی ہے۔ اے اللہ ہمارے دل میں نبیؐ کی محبت کو مخلوق کی محبت پر فوقیت عطا فرما، اور ہمیں آپؐ کی شفاعت اور جنت میں رفاقت نصیب فرمائے۔ آمین۔ ہائے آپؐ کی تعلیمات پر عمل نہ کر کے ہم نے آپؐ کی قدر نہ کی جو ہم پر حق تھا آپ کا۔

## میرا سوہنا نبیؐ

بھیجا تو نے انبیاء کو خیر خواہی کے لیے بھیجا محمدؐ کو ہماری رہنمائی کے لیے
رات بھر روتا تھا وہ امت کی بھلائی کے لیے سجدے میں گر پڑتا ہماری بخشائی کے لیے
روزِ محشر ہائے کیسے منہ دکھاؤں گا نہیں
مالک ان کے سامنے تو سرخرو کرنا مجھے
وہ تڑپتا تھا ہمیں قرآں سنانے کے لیے اوجھڑی سجدہ میں سہی دیں سکھانے کے لیے
خون میں وہ تر ہوا پیغام پہنچانے کے لیے میرے نبیؐ نے دکھ سہے ہم کو بچانے کے لیے
روزِ محشر ہائے کیسے منہ دکھاؤں گا نہیں
مالک ان کے سامنے تو سرخرو کرنا مجھے
کرتے تھے توحید کا پرچار مسلم روز و شب شعب ابی طالب میں رکھا ان کو بھوکا اس لیے
چونکہ دیتے ہیں یہ جان لاشریک لہ کے لیے جنگِ بدر و احد لڑی ہیں مسلماں سے اس لیے
روزِ محشر ہائے کیسے منہ دکھاؤں گا نہیں
مالک ان کے سامنے تو سرخرو کرنا مجھے

بن کے دِکھلایا نبی نے پیکرِ قرآں مجھے　　ہو گئیں ہیں ختم ساری حجتیں میرے لیے
بازوؤں میں دی تڑپ کر جان ابراہیم نے　　اور دعا رکھ لی بچا کر میری بخشائی کے لیے
روزِ محشر ہائے کیسے منہ دکھاؤں گا انہیں
مالک ان کے سامنے تو سرخرو کرنا مجھے
پھر نہ ہو، تاکہ کبھی قرآن سے امت جدا　　سجدوں میں کی ہے نبیؐ نے عمر بھر یہ ہی دعا
رکھ میری امت کو سیدھی راہ پر میرے خدا　　ربی ھب لی امتی کہتے ہوئے، ہو گئے جدا
روزِ محشر ہائے کیسے منہ دکھاؤں گا انہیں
مالک ان کے سامنے تو سرخرو کرنا مجھے
ہے صفائی نصف ایمان نبیؐ نے ہے کہا　　گندہ رہ کر ان سے الفت کا ہے پر دعویٰ مرا
مسلمانو سن لو بن کر رہنا بھائی بھائی تم　　دل دُکھا کر لوگوں کا پر ہے پیار کا دعویٰ مرا
روزِ محشر ہائے کیسے منہ دکھاؤں گا انہیں
مالک ان کے سامنے تو سرخرو کرنا مجھے
فکر رہتی تھی صبا میں نبیؐ کو کمزوروں کی　　روند کر ان کو محبت کا ہے پر دعویٰ مرا
چھوڑ کر میں جا رہا ہوں تم میں قرآں و سنت　　کی نہ ان کی پیروی پر ہے پیار کا دعویٰ مرا
روزِ محشر ہائے کیسے منہ دکھاؤں گا انہیں
مالک ان کے سامنے تو سرخرو کرنا مجھے
رکھا ہے خود کو ڈبو کر میں نے گناہوں میں　　کی نہ میں نے اطاعت ان کی یہ تو فرض تھا مرا
لوٹا ہے شرمندگی کے آنسوؤں میں ڈوبا حلیم　　یومِ محشر اُنؐ سے رکھ لینا تو پردہ مرا
در گزر نہ کیا تو انہیں منہ میں دکھاؤں گا کیسے
مالک ان کے سامنے تو سرخرو کرنا مجھے

اس نظم کو سمجھنے کے لیے اس نظم کے جواب کو پڑھنا ضروری ہے، تب سمجھ آئے گی۔

## حکم دیا نبیؐ محترم نے

کر آنسو ضبط اپنے، پونچھ اوروں کے تو کروں کیسے، یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا
پی جا غم اپنے، اور بانٹ غیروں کے تو بھولوں کیسے، یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا
ہے دعویٰ تیرا، تو نبیؐ سے عشق ہے کرتا
بتا تو حکم پر ان کے، عمل کیوں نہیں کرتا
نہ بھر تو پیٹ اپنا بانٹ اوروں میں تو رہوں بھوکا؟ یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا
دِکھاوے سے نہ دُکھا دل جہاں کا تو رہوں بے ریا، یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا
ہے دعویٰ تیرا، تو نبیؐ سے عشق ہے کرتا
بتا تو حکم پر ان کے، عمل کیوں نہیں کرتا
نہ لاڈ کر بچوں سے یتیم کے سامنے کروں نہ لاڈ، یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا
نہ بلا پیار سے بیوی کو بیوہ کے سامنے بلاؤں نہ پیار سے، یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا
ہے دعویٰ تیرا، تو نبیؐ سے عشق ہے کرتا
بتا تو حکم پر ان کے، عمل کیوں نہیں کرتا
صفائی ہے نصف ایماں یہ یاد رکھ ہر دم تو رکھوں صفائی کیسے، یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا
بنا کر رکھنا اپنے سب ہمسائیوں سے تو بنا کر رکھوں کیسے یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا
ہے دعویٰ تیرا، تو نبیؐ سے عشق ہے کرتا
بتا تو حکم پر ان کے، عمل کیوں نہیں کرتا
رکھنا سدا بنا کر رشتے داروں سے اپنے تو میں کروں صلہ رحمی، یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا
رکھنا سدا بچا کر خود کو تکبر سے تو بن کر رہوں عاجز، یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا
ہے دعویٰ تیرا، تو نبیؐ سے عشق ہے کرتا
بتا تو حکم پر ان کے، عمل کیوں نہیں کرتا
میں کافروں کا مدعی بنوں گا، تنگ نہ کرنا تو رکھوں خیال انکا میں، یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا
اگر ہے مسلماں، نہ جھوٹ بولنا کبھی بھی تو نہ بولوں جھوٹ کیسے یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا

ہے دعویٰ تیرا، تو نبی سے عشق ہے کرتا
بتا تو، حکم پر ان کے، عمل کیوں نہیں کرتا
پلٹتی ہے گالی اپنوں پر جو دیتا ہے تو پلٹتی ہے تو پلٹے، یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا
معاف کرنا سیکھ گر معافی چاہتا ہے تو معاف کر دوں کیسے، یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا
ہے دعویٰ تیرا، تو نبی سے عشق ہے کرتا
بتا تو حکم پر ان کے، عمل کیوں نہیں کرتا
کیونکہ ہے تو انساں، فطرتاً معاشرتی ہے تو مٹا دوں میں انا اپنی، یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا
اے عاصی حلیم، رکھنا یاد ربّ ہے منصفِ اعلیٰ مدد تیری کرے، وہ ناانصافی کر نہیں سکتا
ہے دعویٰ تیرا، تو نبی سے عشق ہے کرتا
بتا تو حکم پر ان کے، عمل کیوں نہیں کرتا

## نبیؐ محترم کا جواب یہ ہوتا

کاش پونچھ لیتا آنسو اوروں کے تو تیرے آنسو کو نہ گرنے دیا ہوتا
کاش رکھتا مرہم غیروں کے زخموں پہ تو تجھ سے دکھ دور تیرا کر دیا ہوتا
گر اپنا لیتا اوصاف مسلمانوں کے تو
معاشرے میں اعلیٰ مقام پا لیا ہوتا
اگر کھلاتا حاجت مندوں کو الفت سے تو تجھے کبھی کا جہاں سے بے پرواکر دیا ہوتا
اگر کرتا نہ لوگوں کو تنگ دکھاوے سے تو تو نے خود کو جادو ٹونے سے بچا لیا ہوتا
گر اپنا لیتا اوصاف مسلمانوں کے تو
معاشرے میں اعلیٰ مقام پا لیا ہوتا
گر کیا ہوتا احساس تو نے یتیموں کا بچوں کو اپنے رلنے سے بچا لیا ہوتا
گر کرتا خیال بیوہ کی تو تنہائی کا جیون کو اپنے فتنوں سے بچا لیا ہوتا
گر اپنا لیتا اوصاف مسلمانوں کے تو
معاشرے میں اعلیٰ مقام پا لیا ہوتا

گر رکھتا ماحول کو اپنے صاف ستھرا تو　　　امراض سے بچوں کو تو نے بچا لیا ہوتا
گر کرتا ہمسائے کی ترشی نظر انداز تو　　　تعظیم ملتی اور جنت میں گھر بنا لیا ہوتا
گر اپنا لیتا اوصاف مسلمانوں کے تو
معاشرے میں اعلیٰ مقام پا لیا ہوتا
گر رکھتا رشتوں سے تعلق بنا کر تو　　　آپس میں پھر بھائی چارہ بن گیا ہوتا
گر رکھتا کبھی تکبر سے خود کو دور تو　　　نہ شیطاں بہکاتا نہ ظالم بن گیا ہوتا
گر اپنا لیتا اوصاف مسلمانوں کے تو
معاشرے میں اعلیٰ مقام پا لیا ہوتا
کاش نہ سمجھتا بے دین کو کم تر تو　　　اپنے دیں سے دور تو نہ ہو گیا ہوتا
کاش سمجھتا جھوٹ بولنے کو بُرا تو　　　خوار جہاں میں تو نہ ہو گیا ہوتا
گر اپنا لیتا اوصاف مسلمانوں کے تو
معاشرے میں اعلیٰ مقام پا لیا ہوتا
گر نہ اپناتا کبھی گالی کی عادت کو تو　　　جھگڑوں سے ماحول کو بچا لیا ہوتا
گر اپناتا کبھی درگزر کی عادت کو تو　　　ربّ سے معافی کا پروانہ مل گیا ہوتا
گر اپنا لیتا اوصاف مسلمانوں کے تو
معاشرے میں اعلیٰ مقام پا لیا ہوتا
خیال رکھا ہوتا کبھی تو نے اوروں کا　　　مقام تیرا بھی عالم میں بن گیا ہوتا
گر حلیم سب کریں ربّ و بندوں کے حق ادا　　　قوم کو تیری بلندی پہ لے گیا ہوتا
گر اپنا لیتا اوصاف مسلمانوں کے تو
معاشرے میں اعلیٰ مقام پا لیا ہوتا

# قرآن کتابِ ہدایت و معجزات

قرآن کو چند الفاظ میں مختصر طور پر بیان کرنا انتہائی مشکل ہے، اللہ کہتا ہے: لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں تمہارا ہی ذِکر ہے، کیا تم سمجھتے نہیں ہو (21:10)؟ پھر اللہ اَنجیر اور زیتون کی، اور طُورِ سینا کی اور اِس پُر امن شہر (مکّہ) کی قسم کھاتا ہے، اور کہتا ہے: ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا، پھر اسے الٹا پھیر کر ہم نے سب نیچوں سے نیچا کر دیا، سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے کہ اُن کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔ پس (اے نبیؐ)! اس کے بعد کون جزا و سزا کے معاملے میں تم کو جھٹلا سکتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے (95:1-8)؟

اس کے بعد اللہ انسانوں کو تین قسموں میں تقسیم کرتا ہے اور کہتا ہے: یہ اللہ کی کتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے اُن پرہیز گار لوگوں کے لیے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں، جو کتاب تم پر نازل کی گئی ہے (یعنی قرآن) اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں ان سب پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے ربّ کی طرف سے راہِ راست پر ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں **(مومن)**۔ جن لوگوں نے (ان باتوں کو تسلیم کرنے سے) انکار کر دیا، اُن کے لیے یکساں ہے، خواہ تم انہیں خبر دار کرو یا نہ کرو، بہر حال وہ ماننے والے نہیں ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں اور اُن کے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور اُن کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے۔ وہ سخت سزا کے مستحق ہیں **(اس میں ملحد و مشرک شامل ہیں)**۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے ہیں، حالانکہ در حقیقت وہ مومن نہیں ہیں **(منافق)** (2:2-8)۔

پہلی قسم کی صفات کو اللہ یوں بیان کرتا ہے: اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور اگر غصہ آ جائے تو در گزر کر جاتے ہیں، جو اپنے ربّ کا حکم مانتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں، ہم نے جو کچھ رزق انہیں دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں (42:37-38)۔ اُن کی پیٹھیں بستروں سے الگ رہتی ہیں، اپنے ربّ کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے ہیں، اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں دیا ہے

اس میں سے خرچ کرتے ہیں (42:16)۔ جو اپنے ربّ کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں (25:64)۔

راتوں کو کم ہی سوتے تھے، پھر وہی رات کے پچھلے پہروں میں معافی مانگتے تھےاور ان کے مالوں میں حق تھا سائل اور محروم کے لیے (19-51:17)۔ **جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بدحال ہوں یا خوشحال** جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں (3:134)۔ (اور وہ ان لوگوں کے لیے بھی ہے) جو ان مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا کر دار الہجرت میں مقیم تھے۔ یہ اُن لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے اُن کے پاس آئے ہیں، اور جو کچھ بھی ان کو دے دیا جائے اس کی کوئی حاجت اپنے دلوں میں محسوس نہیں کرتے، بلکہ اپنی ذات پر ان کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی جگہ وہ خود محتاج ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنے دل کی تنگی سے بچا لیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں (59:9)۔

دوسری اور تیسری قسم کے بارے میں قرآن کہتا ہے: یہ وہ لوگ تھے کہ جب اِن سے کہا جاتا "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے"۔ تو یہ گھمنڈ میں آجاتے تھےاور کہتے تھے "کیا ہم ایک شاعر مجنون کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں (37:35-36)"؟ اللہ کہتا ہے: جب اکیلے اللہ کا ذِکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل کُڑھنے لگتے ہیں، اور جب اُس کے سوا دوسروں کا ذِکر ہوتا ہے تو یکایک وہ خوشی سے کھل اُٹھتے ہیں(39:45)۔

ان سے پوچھا جائے گا: "تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے "ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے، اور روزِ جزاء کو جھوٹ قرار دیتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں اُس یقینی چیز سے سابقہ پیش آگیا" (47-74:42)۔

الاعراف کے لوگوں کے بارے میں اللہ کہتا ہے: کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے قصوروں کا اعتراف کر لیا ہے۔ ان کا عمل مخلوط ہے، کچھ نیک اور کچھ بد۔ بعید نہیں کہ اللہ ان پر پھر مہربان ہو جائے کیونکہ وہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے (9:102)۔ یا اللہ ہمیں متقیوں کا سردار بنا، اگر اس قابل نہیں تو کم از کم اصحاب الاعراف والوں میں سے بنانا۔

پھر اللہ پوچھتا ہے: کیا ایمان والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں اور اُس کے نازل کردہ حق کے آگے جُھکیں (57:16)؟ پھر تنبیہ کرتے ہوئے کہتا ہے: خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی ایک کھیل اور دل لگی اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہوگئی تو اسے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشت کار خوش ہوگئے۔ پھر وہی کھیتی پک جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہوگئی۔ پھر وہ بھس بن کر رہ جاتی ہے (انسان مر جاتا ہے دوسرا اس کی جگہ لیتا ہے)۔ اس کے برعکس آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی ہے (اور ہمیشہ کی زندگی ہے)۔ دنیا کی زندگی ایک دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا دوڑو اور ایک دوسرے سے سبقت لینے کی کوشش کرو اپنے ربّ کی مغفرت اور اُس جنّت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے، جو مہیا کی گئی ہے اُن لوگوں کے لیے جو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں یا تمہارے اپنے نفس پر نازل ہوتی ہو اور ہم نے اُس کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب (نوشتۂ تقدیر) میں لکھ نہ رکھا ہو۔ ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان کام ہے۔ (یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ جو کچھ بھی نقصان تمہیں ہو اس پر تم دل شکستہ نہ ہو اور جو کچھ اللہ تمہیں عطا فرمائے اس پر پُھول نہ جاؤ۔ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں۔ جو خود بُخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بُخل کرنے پر اُکساتے ہیں۔ ہم نے اپنے رُسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا، اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں (57:20-25)۔ اور (75:4) میں کہا: دوبارہ زندہ کرکے اٹھانے پر اس کی انگلیوں کی پور پور تک ٹھیک بنا دینے پر قادر ہیں۔ اور (57:28) میں کہتا ہے: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ، اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دہرا حصّہ عطا فرمائے گا اور تمہیں وہ نور بخشے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے، اور تمہارے قصور معاف کر دے گا، اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔ خالق کا کلام ہونے کے ناطے، یہ ایک ایسا طرز زندگی ہے جو پوری انسانیت کو دنیا اور آخرت دونوں میں فلاح و بہبود کا حل فراہم کرتا ہے۔ اس میں احکامات و متشابہات ہیں۔ احکامات کو چیدہ چیدہ یوں بیان کیا جا سکتا ہے:

**1) توحید:** انسان کو صرف اپنے ایک ربّ، اللہ کی عبادت کرنی چاہیے جو تمام موجودات کا خالق و مالک ہے، اور یہ کہ اس کی صفات میں کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کسی دوسرے کو اس کا شریک بنانا چاہیئے۔ قرآن اسے ظلمِ عظیم قرار دیتا ہے، کیونکہ اللہ کا کوئی ہم سر ہو نہیں سکتا۔ سورۃ اخلاص اسے مختصراً اور جامع طور پر یوں بیان کرتی ہے۔ کہو! وہ اللہ ہے، یکتا۔ اللہ سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج ہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔ قرآن کہتا ہے: جب سمندر میں تم پر مصیبت آتی ہے تو اُس ایک کے سوا دوسرے جن جن کو تم پکارا کرتے ہو وہ سب گم ہو جاتے ہیں، مگر جب وہ تم کو بچا کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو تم اس سے منہ موڑ جاتے ہو۔ انسان واقعی بڑا ناشکرا ہے(17:67)۔ آیات کہتی ہیں: اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں، وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں ہیں بلکہ خود مخلوق ہیں۔ مردہ ہیں نہ کہ زندہ۔ اور اُن کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ انہیں کب (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھایا جائے گا(16:20-21)۔ للہذا، اگر نزع سے پہلے رحیم ربّ سے توبہ نہ کی، تو یومِ حساب شرک و کفر نا قابلِ معافی گناہ ہوں گے۔

**2) شیطان:** وہ ہمیں اندر سے (اپنی سرگوشیوں کے ذریعہ) اور باہر سے (خود غرضانہ خواہشات کے ذریعہ) گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، وہ لوگوں میں انتہا پسندی، فرقہ واریت وغیرہ کے ذریعہ دشمنی پیدا کرتا ہے، اور ہم اپنے کمزور ایمان کی وجہ سے اس کے وسوسوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

**3) والدین:** انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا پابند بنایا گیا ہے، اور وہ انہیں اُف بھی نہیں کہہ سکتا۔ اسے ان کا اس طرح خیال رکھنا چاہیے جیسے بچپن میں انھوں نے اس کا خیال رکھا تھا۔

**4) احکام:** حرام اور حلال کے بارے میں اللہ کے تمام احکام کی تعمیل کرنا، اور پھر توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج جیسے اسلام کے پانچ بنیادی اصولوں پر عمل کرنا۔ نیز، ہمیں اپنے جسم کو صاف اور صحت مند رکھنا، اور اپنے دفاع سمیت ہر ضروری علم حاصل کرنا چاہیئے۔

**5) اخلاق:** ہمیں فرض شناس، نرم مزاج اور خیال رکھنے والا ہونا چاہیے، سب سے پہلے اپنے اہل خانہ، اپنے تمام پڑوسیوں (چاہے وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو)، استاد، عزیز و اقارب، دوست احباب اور تمام انسانیت کے ساتھ۔ اچھے اخلاق کا تقاضا ہے کہ بزرگوں کا احترام کیا جائے اور بچوں سے پیار کیا جائے۔ ہمیں دکھاوا نہیں کرنا چاہیے، یعنی ہمارے نیک عمل منافقت سے پاک ہوں۔

**6) سخاوت:** دکھاوا اور وصول کنندہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے بغیر غریب، بھوکے اور مستحق افراد کا خیال رکھنا۔ ان کے حقوق پورا کرنے کے لیے زکوۃ کے علاوہ رضاکارانہ صدقہ خیرات بھی کرنا۔ زکوۃ ہر صاحب حیثیت مسلمان پر فرض ہے، اور اگر آپ زکوۃ، صدقہ و خیرات دینے کے متحمل نہیں تو اچھا بول اور مسکراہٹ بھی صدقہ ہیں۔ اسی لیے علامہ اقبال نے کہا تھا:

**دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو**
**ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں**

**7) خواتین اور کمزوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ:** اللہ کے نزدیک وہ شخص سب سے اچھا ہے جو اپنی عورتوں (ماں، بیوی، بیٹی، بہن، خالہ وغیرہ) کے ساتھ اچھا ہے۔ نبیؐ نے فرمایا میں اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ سب سے اچھا ہوں۔ مزید مختصر نکات کے لئے نبیؐ کے آخری خطبہ حج کا مطالعہ کریں۔

**8) قرآن کی چند اور آیات جو اسلام اور قرآن کے بنیادی پیغام پر روشنی ڈالتی ہیں:** دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے۔ اب جو کوئی طاغوت کا اِنکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا، اُس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا، جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں، اور اللہ (جس کا سہارا اس نے لیا ہے) سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے(2:256)۔ **(11:118، 16:93)** میں اللہ کہتا ہے: اگر اس کا ارادہ ہوتا تو سب کو ایک ہی جماعت بنا دیتا، لیکن اللہ نے ایسا نہیں کیا۔ لہٰذا اس نے انسانوں کو مختلف مذاہب اور مسلک میں تقسیم ہونے دیا، تاکہ حق کی جستجو میں اپنے خالق کو کائنات، ارد گرد اور اندر کی نشانیوں سے پہچان کر اس سے محبت کریں اور اس کی عبادت و اطاعت کریں۔ تکبر، فرقہ بندی اور غیر مسلم کے ساتھ غیر مناسب رویہ سے بچیں۔ جنت پیدائشی حق نہیں، اس کے لیے حق کی پہچان، اچھا اخلاق، رحمدلی، عادل اور سچا ہونا ضروری ہے۔

**9) (6:151-153) میں اللہ کہتا ہے:** اے نبیؐ، ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے ربّ نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں:

i) یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو،

ii) اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو،

iii) اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے،

iv) اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی،

v) اور کسی جان کو، جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے، ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔ یہ باتیں ہیں جن کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے، شاید کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔

vi) اور یہ کہ مالِ یتیم کے قریب نہ جاؤ، مگر ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو یہاں تک کہ وہ اپنے سنِ رُشد کو پہنچ جائے،

vii) اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو، ہم ہر شخص پر ذمہ داری کا اُتنا ہی بار رکھتے ہیں جتنا اس کے امکان میں ہے،

viii) اور جب بات کہو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو،

ix) اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔

ان باتوں کی ہدایت اللہ نے تمہیں کی ہے شاید کہ تم نصیحت قبول کرو۔ اسی لیے بہت سے توحید پرست مسلمان جہنم میں داخل ہوں گے۔ ہم نے اللہ کا پیغام کافروں تک پہنچانا ہے اور اپنا دفاع کرنا ہے، زیادتی نہیں۔ اسی لیے 2:138 میں اللہ کہتا ہے: اللہ کا رنگ اختیار کرو اس کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہوگا؟ یعنی اللہ رحیم ہے ہم بھی رحم دل بنیں، وہ معاف کرنا پسند کرتا ہے لہٰذا ہم بھی معاف کرنا سیکھیں وغیرہ۔

اور (9:6) میں کہتا ہے کہ اگر مشرکین میں سے کوئی شخص پناہ مانگ کر تمہارے پاس آنا چاہے (تاکہ اللہ کا کلام سنے) تو اسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔ پھر اُسے اس کے **(امن کی جگہ)** تک پہنچا دو۔ یہ اس لیے کرنا چاہیے کہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے۔ ہمارا کام پیغام پہنچانا ہے، زبردستی مسلمان بنانا نہیں۔ اسی لیے اللہ (3:64) میں کہتا ہے: اے نبیؐ کہو، "اے اہل کتاب، آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا ربّ نہ بنا لے۔

**10) قرآن 22:40 میں کہتا ہے:** اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا رہے تو خانقاہیں اور گرجے اور معبد اور مسجدیں، جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے، سب مسمار کر ڈالی جائیں۔ یعنی اللہ عبادت خانے، گرجا گھروں، خانقاہوں اور مساجد کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔ اوپر کی آیت سے ایک لطیف سا اشارہ ملتا ہے، اگر ساری دنیا مسلمان ہو جاتی تو جب مسلمان علماء سو اور جابر حکمران دین کو بگاڑ دیتے تو انہیں دفع کیسے کیا جاتا۔

تاریخ بتاتی ہے کہ جب پہلی دفعہ ہوا تو ہمیں صلیبیوں کے ذریعہ دفع کیا گیا۔ سنبھل کر جب پھر بگڑے تو تاتاریوں کے ذریعہ دفع کیا گیا۔ اب جب پھر بگڑے ہیں تو کفار کو ہم پر مسلط کر کے دفع کیا گیا ہے۔ جب عیسیٰؑ کے دور میں ساری دنیا مسلمان ہو جائے گی، اور آپ کی رحلت کے بعد جب پھر بگاڑ پیدا ہو گا، اس کو دفع کرنے کے لیے قیامت آئے گی۔ اسلامی جنگی قوانین ہر اس کافر کے جان و مال کی حفاظت کا حکم دیتے ہیں جو جنگ میں شامل نہ ہوا ہو اور جس نے دشمن کی مدد نہ کی ہو۔ اسلام مفتوحہ علاقوں میں لوٹ مار، درختوں کی کٹائی، زبردستی وہاں کے لوگوں کے مال کو کھانے سے منع کرتا ہے۔ نبیؐ نے تو یہاں تک کہہ دیا اگر کوئی غیر مسلم کے ساتھ زیادتی کرے گا تو یومِ حساب میں اس کی طرف سے مدعی بنوں گا۔

**مختصراً چند باتیں جو قرآن کہتا ہے:** گفتگو کے دوران بدتمیزی نہ کیا کرو، غصے کو قابو میں رکھو، دوسروں کے ساتھ بھلائی کرو، تکبر نہ کرو۔ دوسروں کی غلطیاں معاف کر دیا کرو، گفتگو نرمی سے کرو، اپنی آواز نیچی رکھو، دوسروں کا مذاق نہ اڑاؤ، والدین کی خدمت کیا کرو، منہ سے والدین کی توہین کا ایک لفظ نہ نکالو، والدین کی اجازت کے بغیر ان کے کمرے میں داخل نہ ہو۔ حساب لکھ لیا کرو، کسی کی اندھا دھند تقلید نہ کرو۔ اگر مقروض مشکل میں ہو تو اسے مہلت دو، سود نہ کھاؤ، رشوت نہ لو، وعدہ نہ توڑو۔

دوسروں پر اعتماد کیا کرو، سچ میں جھوٹ نہ ملاؤ، انصاف قائم کرو، انصاف کے لیے مضبوطی سے کھڑے ہو جاؤ، وراثت کو صحیح تقسیم کرو، یتیموں کا مال نہ کھاؤ، بلکہ ان کی حفاظت کرو، لوگوں کے درمیان صلح کراؤ، بدگمانی سے بچو، غیبت نہ کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو، خیرات کرو، غرباء کو کھانا کھلاؤ، ضرورت مندوں کی مدد کیا کرو، فضول خرچی نہ کرو، خیرات کو جتلا کر نہ دو، مہمانوں کی عزت کرو، نیک کام پہلے خود، پھر دوسروں کو تلقین کرو، برائی نہ پھیلاؤ۔

صرف ان کے ساتھ لڑو جو تمہارے ساتھ لڑیں، مذہب میں کوئی سختی نہیں، جنسی بے راہروی سے بچو، کسی پر اس کی ہمت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو، نفاق سے بچو، کائنات کی تخلیق پر گہرائی سے غور کرو، بخیل نہ بنو، حسد نہ کرو، قتل نہ کرو، گناہ میں تعاون نہ کرو بلکہ نیکی میں کرو، جرم پر سزا دے کر مثال قائم کرو، گناہ اور ناانصافی کے خلاف جدوجہد کرو، شراب اور منشیات سے پرہیز کرو، جواء نہ کھیلو، ہیرا پھیری نہ کرو، چغلی نہ کھاؤ، اسراف نہ کرو، نماز کے وقت اچھے کپڑے پہنو، اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو۔

لوگوں کو حکمت کے ساتھ اللہ کی طرف بلاؤ، کوئی کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، اجازت کے بغیر دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو، زمین پر عاجزی کے ساتھ چلو، اللہ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، ہم جنس پرستی میں نہ پڑو، سچ کا ساتھ دو، زمین پر اکڑ کر نہ چلو، برائی کو اچھائی سے ختم کرو، فیصلے مشاورت کے ساتھ کیا کرو، مذہب میں رہبانیت نہیں، اللہ علم والوں کو مقدم رکھتا ہے، غیر مسلموں کے ساتھ مہربانی اور اخلاق کے ساتھ پیش آؤ، لالچ سے بچو، اللہ سے معافی مانگو، دست سوال دراز کرنے والے کو دو۔

قرآن کہتا ہے: اے مسلمانو، کسی شخص کو تکلیف میں دیکھ کر اگر تمہارا دل نہیں پسیجتا یا تم میں ہمدردی پیدا نہیں ہوتی، تو تم ہرگز نیکی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے۔ اے مسلمانو، جب محبوب مال میں سے اوروں پر خرچ کرتے ہوئے تکلیف ہو، تو تم ہرگز نیکی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے۔ اے مسلمانو، جب تم ایک دوسرے کا دُکھ نہیں بانٹتے یا ایک دوسرے کا درد محسوس نہیں کرتے، تو تم ہرگز نیکی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے۔ اے مسلمانو، جو بخیل ہیں، کٹھور دل ہیں، وہ ہرگز نیکی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے۔

اس کی مثال پیش کرنے کے لئے ، نبیؐ نے ہمیں دو عورتوں کی کہانی سنائی، جہاں ایک طوائف نے پیاسے کتے کو پانی پلایا، وہ جنتی بن گی، اور دوسری طرف ایک متقی عورت نے اپنی بلی کو کمرے میں بند کر دیا، اور خود کہیں چلی گئی۔ بلی پیاس اور بھوک سے مر گئی، اور وہ دوزخی بن گی۔ قرآن کہتا ہے جس کے دل میں ہمدردی نہ ہو وہ شخص چاہے عالم ہو، مفتی ہو، پیر ہو، عابد ہو، زاہد پر وہ نیک نہیں ہو سکتا۔ اے مسلمانو! اسلامی اخلاقیات کے بغیر ہر حیثیت صفر ہے۔ ہمارا زوال اس لئے ہے کہ ہمارے مفتیوں اور علمائے کرام نے نیکی کھو دی ہے، اور ہم بھی نیکی کھو چکے ہیں۔

**اللہ 3:92 میں کہتا ہے: تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (خدا کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو** اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ اس سے بے خبر نہ ہو گا۔ مزید اللہ 2:177 میں کہتا ہے: نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یومِ آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے **اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے،** نماز قائم کرے اور زکوۃ دے۔

نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں، اور تنگی و مصیبت کے وقت اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں۔ یہ ہیں راست باز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔ اسی طرح مال بانٹنے کی ترتیب بھی ضروری ہے، سب سے پہلے عزیز و اقارب، محلّہ دار، غریب، مسکین، مسافر وغیرہ۔ قرآن نے پانچ تعزیراتی قانون واضح کیے ہیں جو سب کے سب حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن میں سے سب سے اہم الزام کا قانون ہے۔ الزام ثابت نہ کر سکنے پر 80 کوڑے کھانے پڑیں گے اور تاحیات اس کی گواہی نا قابل قبول ہو گی (عزت کی حرمت)۔

**قرآن کے چند عددی معجزات: لفظ** سزا 117 بار، معافی 234 بار (اللہ معاف کرنا پسند کرتا ہے)۔ دنیا 115 اور آخرت 115 دفعہ۔ شیطان 88 اور فرشتے 88 بار۔ جنت 77 اور دوزخ 77 بار۔ زکوۃ 32 اور برکت 32 بار۔ سردی 5 اور گرمی 5 بار۔ خوشحالی 26 اور غربت 13 بار (اسی لیے اسے کم کرنے پر زور ہے)۔ مرد 23 بار اور عورت 23 بار اس کے علاوہ اس میں ایک اور معجزہ بھی پنہاں ہے بچے کی پیدائش میں 23 کروموسوم مرد کی طرف سے ہوتے ہیں اور 23 عورت کی طرف سے اور انسان کے کل کروموسوم 23+23 = 46 ہیں۔ زمین 13 اور پانی 32 بار۔ 13+32 = 45۔45/13 = 28.8888 اور 71.1111 یہ پانی اور زمین کا تناسب۔ آج سائنس کہتی ہے کہ یہ ہماری دنیا میں خشکی اور پانی کا تناسب ہے۔ یوم کا لفظ 365 بار۔ اور اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ قرآن وقفے وقفے سے اترا ہے۔

**قرآن کے چند سائنسی معجزات:** اب تک قرآن کے متشابہات میں سے سائنس 27 سے زیادہ معجزات دریافت کر چکی ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں: قرآن کی مندرجہ ذیل آیات ہمیں کائنات کی تخلیق ایک

بہت بڑے دھماکہ (Big Bang) کے ساتھ بتاتی ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کو پھیلا رہے ہیں۔ کیا وہ لوگ جنھوں نے انکار کر دیا ہے غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں پھاڑ کر جدا کیا، اور پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی؟ کیا وہ (ہماری اس خلاقی کو) نہیں مانتے (21:30)۔ اور آسمان کو ہم نے اپنے زور سے بنایا اور یہ ہم ہیں جو اس کو پھیلا رہے ہیں (51:47)۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سورۃ النّبا میں سوال کرتے ہیں: کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہم نے زمین کو فرش بنایا اور اِس میں پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑ دیا (78:6-7)۔

حال ہی میں دریافت ہوا ہے کہ پہاڑوں کا ایک تہائی حصہ زمین کے اوپر ہے اور باقی زمین کے نیچے۔ یہ پہاڑ میخوں کا کام کرتے ہیں۔ یہ چیز قشرِ ارض کی دو تہوں (Plates) کو مستحکم بناتی ہے۔ اسی طرح ایک دوسری آیت کریمہ میں زمین کے خول کی تہوں کے ساتھ پہاڑوں کی حرکت کا ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن نے یہ حقائق 1400 سال قبل بیان کیے۔ کیا یہ بھی تکہ ہے۔ ہم سوچ بچار کیوں نہیں کرتے؟

ایک اور آیت مبارکہ بیان کرتی ہے: یہ تو نہ سورج کے لیے ممکن ہے کہ چاند کو پکڑے، اور نہ رات دن کو پیچھے چھوڑ سکتی ہے۔ ہر کوئی اپنے اپنے مدار میں تیر رہا ہے (36:40)۔ ایک اور آیت کریمہ بیان کرتی ہے: قسم ہے راستوں اور مداروں والے آسمان کی (51:7)۔ یہ حقائق جو قرآنِ حکیم نے بتائے ہیں، اِن کی تصدیق ہمارے زمانہ کے فلکیاتی مشاہدات کے ذریعے سے ہوئی ہے۔

ہم نے زمین پر لوہا اُتارا جس میں بہت زیادہ طاقت ہے اور انسانیت کے لیے بہت سے استعمالات ہیں (57:25)۔ یہ آیت قرآن پاک کے بہت اہم معجزہ کی طرف اشارہ کرتی ہے، کیونکہ جدید سائنسی معلومات ہمیں بتاتی ہیں کہ لوہا اور دوسری بھاری دھاتیں صرف میٹر وڈز کے ذریعہ زمین پر اتریں۔

اللہ تعالیٰ نے دو سمندروں کو کھلا چھوڑا، اکٹھے ہوتے ہوئے بھی ان کے درمیان دیوار نہیں ٹوٹی (55:19-20)۔ سمندر کی یہ خاصیت حال ہی میں سمندر کے مطالعہ کے علم نے دریافت کی ہے۔ اس کے مطابق دو مختلف کثافتوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا سطحی کھچاؤ اُنہیں آپس میں ملنے نہیں دیتا۔ کیا یہ نشانیاں محض حادثہ ہیں؟

# سائنس اور قرآن

تو تب بھی تھا جب زمین و آسماں کو نہ تھا بنایا
کائنات کو پھر دھماکے سے تو وجود میں ہے لایا
تو نے آفاق کو اپنے اذن سے ہے پھیلایا
زمین پر تو نے پھر خلاء سے پانی بھجوایا
قرآں میں جو کچھ ہے فرمایا          سائنس نے بس اسے دہرایا
مٹھی میں تری ہر اک خدایا          سارے ہے جہاں کو تو نے بنایا
تو نے کیا انسان پر اپنی رحمت کا سایا
پھر تو نے زمین پر نباتات کو اگایا
پانی سے تو نے ہے ہر ذی روح کو بنایا
آدم کو جنت سے پھر تو نے زمین پر بھجوایا
قرآں میں جو کچھ ہے فرمایا          سائنس نے بس اسے دہرایا
مٹھی میں تری ہر اک خدایا          سارے جہاں کو تو نے بنایا
اُچک نہ لے پانی جو بھاپ بنا کر اٹھایا
آسماں میں ہے اوزون کا بند بنایا
زندگی کے لیے پانی کا چکر چلایا
بارش کو تو نے ندی نالوں میں بہایا
قرآں میں جو کچھ ہے فرمایا          سائنس نے بس اسے دہرایا
مٹھی میں تری ہر اک خدایا          سارے جہاں کو تو نے بنایا
تو نے زمین پر ذرا سی بارش کو برسایا
مخلوق کو پھر ہے سیلِ رواں سے بچایا
باقی برف بنا کر پہاڑوں پر سجایا
پھر پگلا کر مخلوق تک پانی پہنچایا
قرآں میں جو کچھ ہے فرمایا          سائنس نے بس اسے دہرایا

مٹھی میں تری ہر اک خدایا سارے جہاں کو تو نے بنایا
زمین تو اس قابل نہ تھی کہ لوہا بنائے
انساں کی خاطر آسماں سے پھر لوہا برسایا
اپنے محور میں ہے چاند سورج کو گھمایا
سورج کو دیا اور چاند کو عکس بنایا
قرآں میں جو کچھ ہے فرمایا سائنس نے بس اسے دہرایا
مٹھی میں تری ہر اک خدایا سارے جہاں کو تو نے بنایا
سائنس کرے دریافت جو تو نے بنایا
فخر کریں ایسے جیسے انھوں نے بنایا
مٹھی میں تری ہر ایک خدایا
سارے ہے جہاں کو تو نے بنایا
قرآں میں جو کچھ ہے فرمایا سائنس نے بس اسے دہرایا
مٹھی میں تری ہر اک خدایا سارے جہاں کو تو نے بنایا

## بندۂ مسلماں کے اوصاف

**مومن اور اسلامی اخلاقیات:** قرآن انسانی معاشرے اور خصوصاً مومن کی اخلاقی تربیت پر زور دیتا ہے۔ جب کوئی مومن ان صفات کو سمجھ کر اپنا لیتا ہے، تو اس کا اخلاق، کردار اور انسانوں کے ساتھ رویہ ٹھیک ہو جاتا ہے، جس کا معاشرے پر بہت مثبت اثر پڑتا ہے۔ قرآن کی سورۃ مومنون کی پہلی گیارہ آیات نے مومن کی دس خوبیاں بیان کی ہیں: یقیناً فلاح پائی ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں، لغویات سے دور رہتے ہیں۔ زکوۃ دیتے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں، اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو میراث میں فردوس پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے (23:1-11)۔ اللہ نے مومنوں

کے لیے ایک پوری سورت مختص کی ہے۔ مومن کبھی بھی مغرور نہیں ہو سکتا ہے اور نہ ہی غیر مسلموں کو حقیر سمجھ سکتا ہے۔ اللہ نے مومنوں کو کامیابی کی یقین دہانی کرائی ہے۔ مومن کی صفات یہ ہیں:

**1) غیب پر یقین کرتے ہیں:** وہ اللہ پر یقین رکھتے ہیں۔ اس کی موجودگی کا انہیں احساس رہتا ہے۔ وہ اس کے نبیوں، رسولوں، صحیفوں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کے ساتھ کسی کو اس کا شریک نہیں بناتے۔ اللہ کہتا ہے: یہ اللہ کی کتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے اُن پر ہیز گار لوگوں کے لیے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں، جو کتاب تم پر نازل کی گئی ہے (یعنی قرآن) اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں ان سب پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے ربّ کی طرف سے راہِ راست پر ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں (2:2-5)۔ وہ صرف اور صرف اللہ کے لئے اپنی عبادت وقف کرتے ہیں۔ وہ اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے کیونکہ وہ کسی کو اس کا ہمسر نہیں سمجھتے۔

**2) اللہ کے احکامات پر سختی سے عمل کرتے ہیں:** بے شک انسان کو کمزور بنایا گیا ہے اور اس کی تخلیق کا مقصد اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ اللہ کی مخلوقات میں سے صرف انسان اور جنات کو آزاد مرضی دی گئی ہے، اور یہی آزمائش ہے۔ کیونکہ قرآن کہتا ہے: اللہ نے موت اور زندگی کو اِیجاد کیا تاکہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے، اور وہ زبردست بھی ہے اور درگزر فرمانے والا بھی (67:2)۔

**3) حرام سے دور رہتے ہیں:** مومن پوری کوشش کرتا ہے کہ حرام سے دور رہے، چاہے کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو۔ نبیؐ نے بخاری میں فرمایا: "بے شک ہر بادشاہ کا ایک حرم ہے (جہاں کوئی نہیں جاتا) اور اللہ کا حرم اس کی ممنوعات ہیں۔"

**4) مومن عاجزی پسند اور رحمدل ہوتا ہے:** وہ انسانی اخلاقیات اور کردار کی عمدہ مثال ہے۔ وہ مزاج میں نرم اور نرم گو ہوتا ہے۔ اس کی اعلیٰ مثال نبیؐ کی زندگی سے سیکھی جاسکتی ہے۔ واضح اکثریت نے اسلام مسلمانوں کے کردار کو دیکھ کر قبول کیا ہے۔ نبیؐ نے ایک بار کہا تھا: "وہ ہم میں سے نہیں ہے، جو چھوٹوں پر مہربان نہیں ہے اور بزرگوں کا احترام نہیں کرتا"۔ وہ نرم مزاج، نرم گو ہوتا ہے اور انسانی اخلاقیات کا ایک عمدہ کردار پیش کرتا ہے۔

**5) اللہ پر غیر متزلزل بھروسا:** مومن جانتا ہے کہ ہر اچھائی اور برائی اللہ کی طرف سے ہے، وہ صبر و شکر سے کام لیتا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی اللہ لوگوں کو نصیحت کرتا ہے، ہر اس شخص کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے گا۔ اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اُس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔ مومن اللہ پر بھروسا کرتا ہے اور وہ اس کے لیے کافی ہوتا ہے، کیونکہ اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے (3-65:2)۔

**6) آزمائشوں کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے ہیں:** مصائب زندگی کا حصہ ہیں، قرآن مجید میں اس کا تذکرہ متعدد بار ہوا ہے کہ کوئی بھی مومن آزمائش کے بغیر ایمان کا دعویٰ نہیں کر سکے گا۔ اللہ نے قرآن میں آزمائش سے نکلنے کا حل بھی بتایا ہے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، صبر اور نماز سے مدد لو۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (2:153)۔ نبیؐ نے فرمایا کہ مومن کا عجیب معاملہ ہے، جب اللہ کی طرف سے اچھائی آتی ہے تو وہ شکر بجالاتا ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ اس کے لیے اچھا ہے۔

**7) عدل پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتا چاہے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو:** یہ مومن کی ایک مخصوص صفت ہے۔ وہ زندگی کے تمام پہلوؤں میں مساوی اور منصفانہ رویہ اپناتے ہیں۔ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور نہ ہی زندگی کے خوف سے شواہد کو چھپاتے ہیں۔ وہ جبر کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نبیؐ نے ایک دفعہ اپنی بیٹی فاطمہؓ سے کہا تھا کہ اگر اس نے قانون کی خلاف ورزی کی تو اس کی محبت آپؐ کو اللہ کا حکم نافذ کرنے سے نہیں روک سکے گی۔ ہاورڈ لا سکول میں قرآن کی یہ آیت درج ہے: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علم بردار اور خدا واسطے گواہ بنو، اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریقِ معاملہ خواہ مال دار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ اُن کا خیر خواہ ہے۔ لہٰذا اپنی خواہشِ نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو۔ اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے (4:135)۔

**8) نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں:** مومن صرف پانچ وقت کی نمازوں کی پابندی نہیں کرتے بلکہ نفلی نمازیں بھی پڑھتے ہیں، خاص طور پر تہجد۔ قرآن کہتا ہے: نماز در حقیقت ایسا فرض ہے جو پابندیِ وقت کے ساتھ اہلِ ایمان پر فرض کی گئی ہے(4:103)۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ "سب سے پہلا عمل جو اللہ پاک نے میری قوم پر فرض کیا ہے وہ ہے نماز کو وقت پر پڑھنا، اور نماز ہی کا حساب قیامت کے دن سب سے پہلے لیا جائے گا۔ " **نیز نماز کو قائم رکھنا، دین کو قائم رکھنا ہے۔اور جو نماز چھوڑ دے اس نے اسلام کو چھوڑ دیا"۔**

**9) لغویات سے دور رہتے ہیں:** مومن فواحش، منکرات، بیکار و لغو گفتگو، غیبت اور وقت کے ضیاع وغیرہ سے دور رہتے ہیں۔ وہ ہر حال میں کثرت سے اللہ کو یاد کرتے ہیں۔

**10) زکوۃ، صدقہ و خیرات دیتے ہیں:** وہ ہر حال میں اپنے عزیز و اقارب، غرباء اور مساکین پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں خواہ خود بدحال ہوں یا خوشحال۔ وہ پیسہ خرچ کرنے میں نہ تو کنجوسی دکھاتے ہیں اور نہ ہی اسراف کرتے ہیں۔ وہ دوسروں کی مدد کرنا پسند کرتے ہیں، اور کسی کا حق سلب نہیں کرتے۔ وہ اپنے ہمسایوں، اپنے ماتحت افراد، یتیموں، مسکینوں، بیوہ عورتوں اور مقروض کی مدد میں پیش پیش ہوتے ہیں۔

**11) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں:** فواحش سے دور رہتے ہیں۔

**12) اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں:** اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں (23:8)۔ مسلمانو ! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہلِ امانت کے سپرد کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو، تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو، اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے(4:58)۔

**13) وہ غصے کو پی جاتے ہیں،** اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔

**14)** اور اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جائے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے اپنے اوپر ظلم کر بیٹھیں تو معاً اللہ سے اپنے قصوروں کی معافی مانگتے ہیں۔ کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو؟۔

15) اور وہ کبھی دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔

16) وہ اللہ کی نشانیوں پر غور و فکر کرتے ہیں۔

17) وہ اپنے کنبے اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں، خاص طور پر غریب و یتیم رشتہ داروں کے ساتھ۔ وہ اپنے والدین کے ساتھ شفقت سے پیش آتے ہیں۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے۔

18) وہ فرقہ واریت اور مذہبی تفریق سے بچتے ہوئے قرآن اور سنت کی پیروی کرتے ہیں۔

19) وہ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔ انتقام کی بجائے معاف کرنا پسند کرتے ہیں۔ اور مثبت انداز میں دوسروں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

20) وہ عاجزی کے ساتھ رہتے ہیں اور اپنے مال یا کارناموں پر فخر نہیں جتاتے اور نہ ہی دوسروں کو حقیر جانتے ہیں۔ تکبر، خود پسندی اور بڑائی ان کے قریب نہیں جاتی۔

21) وہ کبھی اُن لوگوں سے محبت نہیں کرتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کر رہے ہوں، خواہ وہ ان کے باپ ہوں، یا اُن کے بیٹے، یا اُن کے بھائی یا ان کے اہلِ خاندان۔

22) مومن کبھی وہ بات نہیں کرتا جس پر وہ خود عمل نہیں کرتا۔ کیونکہ اللہ کے نزدیک یہ ناپسندیدہ حرکت ہے۔

23) اگر باہم کسی کا جھگڑا ہو جائے تو اللہ سے ڈرتے ہوئے صلح کرواتے ہیں، یعنی غلط کار کو غلط کہتے ہیں، اور جس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اسے درگزر کرنے کو کہتے ہیں، کیونکہ اللہ درگزر کرنا پسند کرتا ہے۔

اسی لیے قرآن کہتا ہے: بالیقین! جو مرد اور جو عورتیں مسلم ہیں، مومن ہیں، مطیع فرمان ہیں، راست باز ہیں، صابر ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، صدقہ دینے والے ہیں، روزہ رکھنے والے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں، اللہ نے ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے (33:35)۔

# اے بندہِ مسلمان

جب تیرے سب ہو جائیں رستے بند اور تنہائی میں کھو چکا ہو تو
جب چاروں جا ظلمتوں میں گھر جائے اور بے بسی سے کملا چکا ہو تو
ربّ ہے تیرے ساتھ یہ مت بھولنا تو
اس سے رشتہ پیار کا جوڑ لینا تو
جب ہو جائے دکھاوے سے تو عاجز اور فقر سے پریشاں ہو جائے تو
جب اپنوں کی حسرتیں تجھے کرلائیں اور آنسوؤں کو اپنے روک نہ پائے تو
ربّ ہے تیرے ساتھ یہ مت بھولنا تو
اس سے رشتہ پیار کا جوڑ لینا تو
جب ترے مسائل ہو جائیں بہت اور سانحوں سے بچ نہ پائے تو
جب تو الجھنوں میں ہو الجھ چکا اور اُنہیں سلجھا نہ پائے تو
ربّ ہے تیرے ساتھ یہ مت بھولنا تو
اس سے رشتہ پیار کا جوڑ لینا تو
جب تیرے ٹوٹ جائیں رشتے سارے کوشش سے بھی انہیں جوڑ نہ پائے تو
جب تجھ سے منہ موڑیں ہمدم سارے اور دل کو سکون نہ دلا پائے تو
ربّ ہے تیرے ساتھ یہ مت بھولنا تو
اس سے رشتہ پیار کا جوڑ لینا تو
اوہام میں جب تو گھر چکا ہو اور سب پہ شک کرنے لگ جائے تو
مایوسیوں میں جب گھر چکا ہو اور آس کی گاگر توڑ لے تو
ربّ ہے تیرے ساتھ یہ مت بھولنا تو
اس سے رشتہ پیار کا جوڑ لینا تو
جب چھڑائیں سارے تجھ سے اپنی جاں اور کوئی آسرا ڈھونڈ نہ پائے تو
جب ہو جائیں بند امید کے سارے در اور مصائب میں گھر چکا ہو تو

ربّ ہے تیرے ساتھ یہ مت بھولنا تو
اس سے رشتہ پیار کا جوڑ لینا تو
جب حوادث میں تو گھر چکا ہو     اور کوئی صدمہ نہ اب سہہ پائے تو
جب تمناؤں کا خوں ہو جائے     اور اپنوں سے دور ہو چکا ہو تو
ربّ ہے تیرے ساتھ یہ مت بھولنا تو
اس سے رشتہ پیار کا جوڑ لینا تو
جب گناہوں سے نہ ہو تکلیف تجھے     اور اپنے ربّ سے لو لگا نہ پائے تو
گر جا تو ربّ کے سامنے سجدے میں     یہ نا ممکن ہے خیر نہ پائے تو
ربّ ہے تیرے ساتھ یہ مت بھولنا تو
اس سے رشتہ پیار کا جوڑ لینا تو

## قیامت کی گھڑی اور اس کی ہولناکیاں

قیامت اور یومِ جزا، اسلام کا پانچواں بنیادی عقیدہ ہے۔ عقیدہ توحید اور قیامت اسلام کے وہ بنیادی تصورات ہیں جن پر تمام انبیاء نے زور دیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تقریباً تمام مذاہب میں یہ دونوں تصور پائے جاتے ہیں۔ تاہم دوسرے مذاہب میں، انبیاء کی دوسری تعلیمات کی طرح، قیامت کے تصور کو بھی مسخ کر دیا گیا اور صرف اسلام ہی اس عظیم واقعہ کے بارے میں درست اور صحیح معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے، اور نبی کریمؐ کی احادیث کو جمع کر کے دستاویزی شکل میں محفوظ کر لیا گیا۔

موضوع کی طرف آتے ہوئے، اللہ سورۃ اٰلِ عمران، آیت (3:185) میں کہتا ہے: آخر کار ہر شخص کو مرنا ہے اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو۔ کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں آتشِ دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے۔ **رہی یہ دنیا، تو یہ محض ایک ظاہری فریب کی**

چیز ہے۔ قیامت برپا ہونے سے پہلے دابۃ الارض ہر انسان پر جنت دوزخ کا ٹھپہ لگائے گا، پھر سورج مغرب سے طلوع ہو گا، اور توبہ کے دروزے بند کر دیے جائیں گے۔

قرآن قیامت کے دن کائناتی اتھل پتھل کا ایک خوفناک منظر نامہ پیش کرتا ہے اور ساتھ ہی یومِ جزا کی ہولناکیاں بھی۔ سورۃ القیٰمۃ آیات (9-75:1)، میں اللہ کہتا ہے: نہیں! میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی، اور نہیں، میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی۔ کیا انسان سمجھتا ہے کہ ہم اُس کی ہڈیوں کو جمع نہ کر سکیں گے؟ کیوں نہیں؟ **ہم تو اس کی انگلیوں کی پور پور تک ٹھیک بنا دینے پر قادر ہیں** (فِنگر پرنٹ، DNA وغیرہ)۔ مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے بھی بداعمالیاں کرتا رہے، پوچھتا ہے: "آخر کب آنا ہے وہ قیامت کا دن۔؟ پھر جب دیدے پتھرا جائیں گے۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا اور چاند سورج ملا کر ایک کر دیے جائیں گے۔

اللہ مزید کہتا ہے: لوگو، اپنے ربّ کے غضب سے بچو، حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ اللہ کہتا ہے: دیکھو، وہ موت کی جان کنی حق لے کر آ پہنچی، یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔ اور پھر صُور پھونکا گیا یہ ہے وہ دن جس کا تجھے خوف دلایا جاتا تھا (50:19-20)۔ جب صور پھونک دیا جائے گا، اس دن دیدے پتھرا جائیں گے، اور چاند بے نور ہو جائے گا اور چاند سورج ملا کر ایک کر دیے جائیں گے۔ اس دن حال یہ ہو گا کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی، ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا، اور لوگ تم کو مدہوش نظر آئیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہو گا۔ جب وہ ہونے والا واقعہ پیش آ جائے گا تو کوئی اس کے وقوع کو جھٹلانے والا نہ ہو گا۔ یہ ایک مہلک تہہ و بالا کر دینے والا واقعہ ہو گا، ایک تباہ کن آفت جو زمین کو یکبارگی ہلا ڈالے گی اور پہاڑ لڑھک کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

پھر جب وہ عظیم ہنگامہ برپا ہو گا، تو یہ کائنات تباہ ہو جائے گا۔ اس دن سورج بے نور ہو جائے گا، ستارے بکھر جائیں گے، چاند سورج باہم مل جائیں گے، پہاڑ چلائے جائیں گے اور رنگ برنگ کے دُھنکے ہوئے اُون کی طرح ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں اپنے حال پر چھوڑ دی جائیں گی، یعنی مال کی فکر ختم ہو جائے گی۔ جنگلی جانور خوف سے سمٹ کر اکٹھے ہو جائیں گے، سمندر بھڑکا دیے جائیں گے (گرمی کی حدت سے ان میں آگ لگ جائے گی)۔ لوگ بکھرے ہوئے پروانوں

کی طرح پھڑ پھڑا رہے ہوں گے (2-22:1)(6-56:1)(79:34)(81:1-6)(101:4-5)۔ کائنات سکڑ کر Big Bang سے پہلے کی حالت میں چلی جائے گی۔

قیامت کے دن کے بعد بلا استثناء ہر انسان، ہر جن، ہر جانور، ہر پودا، ریت کا ہر ذرہ، ہر پہاڑ، ہر ندی، ہر سمندر، ہوا کا ہر ایٹم، توانائی کا ہر یونٹ (روشنی، بجلی وغیرہ)، ہر پرندہ، ہر آبی جانور، ہر سرزمین/ملک ان کی حکومتیں، ان کی فوجی قوت، ان کی ٹیکنالوجی اور دولت، ہر سیارہ، ہر ستارہ، ہر کہکشاں، ساتوں آسمان، ہر فرشتہ، ہر روح، اور جنت اور دوزخ کا وجود ختم ہو جائے گا۔ صرف تیرے ربّ کی جلیل و کریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے (55:27)۔

پھر جب ربّ چاہے گا موت کے فرشتہ کو زندہ کرے گا اور پھر صور پھونکا جائے گا، اور قرآن میں اللہ کا وہ وعدہ جس میں وہ کہتا ہے: ہم یقیناً ایک روز مردوں کو زندہ کرنے والے ہیں (36:12)؛ وہ پورا ہو جائے گا۔ جب دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو سب جن و انس اٹھ کر میدانِ حشر میں جمع ہو جائیں گے اور کوئی غائب نہیں ہوگا۔ ہمراہ آیا ہوا فرشتہ عرض کرے گا، جو میری سپردگی میں تھا حاضر ہے (50:23)۔ اس کے بارے میں قرآن کہتا ہے: ہر شخص اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے ساتھ ایک ہانک کر لانے والا ہوگا اور ایک گواہی دینے والا۔ جس کی طرف سے انسان غفلت میں تھا، وہ پردہ ہٹا دیا جائے گا اور اس دن نگاہ خوب تیز ہو گی (50:21-22)۔ اُس وقت یہی انسان کہے گا: "کہاں بھاگ کر جاؤں؟ "ہر گز نہیں! وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہوگی اُس روز تیرے ربّ ہی کے سامنے جا کر ٹھہرنا ہوگا (75:10-12)۔

پھر انسان کو احساس ہوگا اور کہے گا ہائے میری بد نصیبی، ہائے بد بختی، آج اِس خوف ناک دن کی حقیقت سامنے آگئی، جس کے بارے میں قرآن خبردار کرتا تھا۔ اس دن کسی کی توبہ قبول نہ کی جائے گی۔ ہائے افسوس، انتہائی درجہ حرارت، خوف اور اضطراب کی وجہ سے، ہر ایک کو ضرورت سے بہت زیادہ پسینہ آئے گا، جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، یہ اگر فانی دنیا میں ہوتا تو ہم جل کر مر جاتے۔ محشر کا میدان کھربوں انسانوں اور جنوں سے اٹا پڑا ہوگا جیسے پتنگوں کے جھنڈ ہوں۔ لوگ اپنے پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، کچھ گردن تک اور کچھ ٹخنوں تک۔

محشر کی ہولناکی کی وجہ سے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے رحم کی التجا کی چیخ و پکار میں کان پڑی آواز سنائی نہ دے گی۔ پشیمانی اور ندامت میں لوگ سر کو تھامے گھٹنوں کے بل زمین پر گرے پڑیں گے۔ ہائے یومِ جزا پشیمان ہونا فائدہ نہیں دے گا۔ خوف کے عالم میں دل زور زور سے دھڑک رہے ہوں گے، اگر دنیاوی زندگی ہوتی تو پھٹ جاتے۔ اس دن انسان موت مانگے گا تاکہ اس اذیت ناک دن کی ہولناکی سے فرار ہو سکے۔ وہ آرزو کرے گا کہ کاش وہ خاک ہوتا، یا اسے دوبارہ دنیا میں امتحان کے لیے بھیج دیا جائے۔ ہائے قرآن نے بتا دیا تھا کہ یومِ محشر کے بعد کبھی موت نہیں آئے گی، اور نہ ہی دوبارہ آزمایا جائے گا، دنیا کا امتحان پہلا اور آخری ہے۔ محشر کا دن پچاس ہزار سال کا ہو گا۔ اپنے آنسوؤں اور پسینہ کے تالاب میں پچاس ہزار سال تک تیرنا ہو گا۔

قرآن کی آیات بتاتی ہیں کہ یومِ جزا پوچھا جائے گا: بتاؤ زمین پر کتنا عرصہ رہے، سب کہیں گے: "ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھہرے ہیں، شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے۔" ارشاد ہو گا: "**تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہونا۔ کاش تم نے یہ اُس وقت سمجھا ہوتا**" (23:113-114)۔ اس وقت احساس ہو گا کہ دنیاوی زندگی، آخرت کے مقابلہ میں کمرہ امتحان میں گزرے وقت سے بھی انتہائی کم ہے۔

صد افسوس، انسان یومِ جزا کو الف لیلیٰ کی کہانی، یا ذہنی اختراع سمجھتا رہا۔ ہائے بد بختی، قرآن نے جس چیز سے خبر دار کیا گیا تھا وہ آنکھوں کے سامنے آ گئی۔ اس دن انسان اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے کرتوت کی ہولناک فلم چلتی دیکھے گا۔ صد افسوس اس دن جھکا ہوا سر شرم سے اور جھک جائے گا۔ ہائے اُس دن کی ہولناکی اور بے چینی اور احساسِ ندامت میں مانگی گئی دعا بے سود ہوں گی، کیونکہ امتحان کا وقت تو کب کا ختم ہو چکا ہو گا۔

قرآن نے بتا دیا تھا کہ دنیاوی زندگی کے بعد کوئی دعا قبول نہ ہو گی۔ اس دن کی ہولناکی کو بیان کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے کہ اگر اجازت ہوتی تو انسان اپنی بیوی، بچوں، رشتہ داروں، دوست احباب، اور سارے انسانوں کو فدیہ میں دے کر اپنی جان چھڑانے کو تیار ہو جاتا۔ صد افسوس، آج تو ہر انسان کو اُس کے اپنے اعمال کا صلہ ملے گا، اور قرآن کی آیات بتاتی ہیں کہ اُس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا کرایا بتا دیا جائے گا۔ بلکہ انسان خود ہی اپنے آپ کو خوب جانتا ہے، چاہے وہ کتنی ہی معذرتیں پیش کرے (75:12-15)۔

لہٰذا اس دن معذرت کوئی وقعت نہ رکھے گی۔ہائے قرآن نے خبر دار کیا تھا کہ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے، اُسے خواہ تم چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ بہر حال اُسے جانتا ہے، زمین و آسمان کی کوئی چیز اُس کے علم سے باہر نہیں ،اور اس کا اقتدار ہر چیز پر حاوی ہے۔وہ دن آنے والا ہے جب ہر نفس اپنے کیے کا پھل حاضر پائے گا، خواہ اُس نے بھلائی کی ہو یا بُرائی۔اس دن انسان تمنا کرے گا کہ کاش ابھی یہ دن اُس سے بہت دور ہوتا ! اللہ ہمیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں کا نہایت خیر خواہ ہے(29-30 :3)۔ہائے آج کوئی بہانہ نہیں چلے گا، اور نہ ہی اللہ کسی اور کو کسی کی غلطی کی سزا دے گا۔ہائے قرآن نے بتا دیا تھا کہ ہر شخص اپنا بوجھ خود اُٹھائے گا۔

ہائے صد افسوس، فانی زندگی اوسطاً محض چھے سات دہائیوں کی تھی، جبکہ محشر کے دن کی ہولناکی، خوف اور پریشانی کے عالم میں، انسان یومِ جزا کے انتظار میں اپنے آنسوؤں اور پسینہ کے تالاب میں پچاس ہزار سال تیرے گا، تب جاکر حساب کتاب شروع ہو گا۔ہائے جلد باز لوگ حساب کتاب شروع کروانے کے لیے نبی کو شفاعتِ کبریٰ کے لیے کہیں گے۔ یہ جانتے ہوئے کہ ہزار میں سے نو سو ننانوے دوزخ کے باسی ہوں گے۔ حشر کی سختیوں کی وجہ سے کوئی انہیں یہ نہ بتا سکے گا کہ محشر کی سختی جہنم کے عذاب سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

ہائے نبیؐ کی شفاعت سے حساب کتاب شروع ہو جائے گا۔ پھر جہنم سامنے لائی جائے گی، اس دن انسان کو سمجھ آئے گی، پر اس وقت اس کے سمجھنے کا کوئی حاصل نہیں (ہائے بہت دیر ہو چکی ہے)؟اس وقت خیال آئے گا اور کہے گا: کاش ! میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا (اس دن اس کی کوئی اہمیت نہیں)۔ پھر اس دن اللہ جو عذاب دے گا ویسا عذاب دینے والا کوئی نہیں، اور اللہ جیسا باندھے گا ویسا باندھنے والا کوئی نہیں (اس دن نہ کوئی بچانے والا، نہ وسیلہ اور نہ سفارش ہو گی) (89:23-26)۔

پھر میزان نصب کرنے شروع کئے جائیں گے۔کچھ جگہوں پر ہر متنفس کے لیے میزان نصب کیا جا رہا ہو گا۔ انسان دیوانہ وار اِدھر اُدھر بھاگے گا لیکن راہِ فرار نہ پائے گا۔اس دن سب بغیر ختنہ کے مادر زاد ننگے کھڑے ہوں گے، اس دن کی نفسا نفسی کا یہ عالم ہو گا کہ کسی کو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی فرصت نہ ہو گی۔ فانی دنیا ہوتی تو خوف سے سب مر جاتے۔ ہائے ربّا، معاف کرنا۔ محشر کے میدان

میں ایسی جگہ بھی ہو گی جہاں میزان نصب نہیں کیے جائیں گے، وہاں لوگوں کے چہرے گہرے کلیجی رنگ کے ہوں گے۔ قرآن نے اُسے یوں بیان کیا ہے: آج جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ باندھے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔ کیا جہنّم میں متکبروں کے لیے کافی جگہ نہیں ہے(39:60)؟

ان میں سے کچھ لوگ اندھے، کچھ بغیر بازوں کے، کچھ بغیر ٹانگوں کے ہوں گے اور وہاں کچھ لوگ سر کے بل چل رہے ہوں۔ ایک حدیث میں نبیؐ نے صحابہؓ کو بتایا تھا کہ یومِ محشر کچھ لوگ سر کے بل چلیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا تھا، وہ کیسے چلیں گے۔ نبیؐ نے فرمایا تھا، جس نے پیروں سے چلایا وہی چلائے گا۔ قرآن میں ہے اندھے اللہ سے سوال کریں گے، اے اللہ، دنیا میں ہم بینا تھے، تو نے ہمیں اندھا کیوں اُٹھایا۔ اللہ جواب دے گا، دنیا میں تم نے مجھے بھلا دیا تھا، آج میں نے تمہیں بھلا دیا ہے، جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔

ہائے مالک رحم فرمانا!! یہاں میزان اس لیے نصب نہیں کیے گئے کیونکہ منافق، مشرک اور کافروں کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، لہٰذا، اُن کے اعمال تولے نہیں جائیں گے اور وہ ہمیشہ کے لیے جہنم کے باسی ہونگے (اے اللہ ہم تیری پناہ میں آتے ہیں کہ جانتے بوجھتے تیرا شریک بنائیں، اور تجھ سے معافی کے طلبگار ہیں اُس شرک کے لیے جسکا ہمیں علم نہ تھا)۔ وہاں اُن سے سوال جواب ہوں گے، کہاں ہیں تمہارے وہ معبود جنہیں تم پکارتے تھے، وہ وہاں کہیں نظر نہ آئیں گے۔ نبیؐ نے بتایا تھا کہ یومِ جزا کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا، آپؐ بھی نہیں۔ عذاب کو دیکھ کر وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ اُنہوں نے اس کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں پکارا۔ اس دن اُن کی کھالیں اُن کے خلاف گواہی دے رہی ہوں گی، اُن کے ہاتھ اور پیر اُن کے خلاف گواہی دے رہے ہوں گے۔

قرآن نے خبردار کر دیا تھا: وہ اس دن کو بھول نہ جائیں جبکہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے اپنے ہاتھ پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔ اس دن انہیں بھرپور بدلہ دے دیا جائے گا جس کے وہ مستحق ہیں اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی حق ہے سچ کو سچ کر دکھانے والا(24:24-25)۔ صد افسوس اس دن مجرم اپنے اعضاء کو بُرا بھلا کہتے سنائی دیں گے۔ سورۃ حم سجدہ، آیات میں اللہ نے بتایا ہے کہ: وہ اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے "تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی"؟ وہ جواب دیں گی "ہمیں

اُسی خدا نے گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کر دیا ہے "۔اُسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اب اُسی کی طرف تم واپس لائے گئے ہو۔جب انسان دنیا میں چھپ کر جرم کرتا تھا، اس وقت اسے گمان تک نہ تھا کہ اس کے اپنے کان، آنکھیں اور جسم کی کھال اس کے خلاف گواہی دیں گے۔ بلکہ وہ تو یہ سمجھ رہا تھا کہ اس کے بہت سے اعمال کی اللہ کو بھی خبر نہیں ہے۔انسان کا اپنے ربّ کے بارے میں غلط گمان اسے لے ڈوبا اور اس کی بدولت وہ خسارے میں پڑ گیا۔اب جہنم ان کا ٹھکانا ہو گا (صد افسوس انسان، انسان کی نقل و حرکت کو کیمرہ، موبائل، فنگر پرنٹ وغیرہ سے مونیٹر کرتا ہے، اسے وہ تسلیم کرتا ہے، اگر نہیں کرتا تو ربّ کی مونیٹرنگ کو نہیں کرتا) (41:21-24)۔

ایسے لوگوں کو فرشتے گھسیٹتے ہوئے جہنم کے گڑھے میں پھینکیں گے۔ جب وہ اُس میں پھینکے جائیں گے تو اس کے دہاڑنے کی ہولناک آواز سنیں گے اور وہ جوش کھا رہی ہو گی، شدتِ غضب سے پھٹی جاتی ہو گی، جیسے وہ سب کو بھسم کر دے گی۔ ہائے مالک، ہائے بد بختی ! ! ہائے ربّا معافی دے دے۔ لوگ اس قدر خوفزدہ ہوں گے کہ ان کی چیخوں کی وجہ سے کچھ سنائی نہیں دے گا۔ میدانِ محشر ہموار اور سخت پتھریلی جگہ ہے وہاں چھپنے کی کوئی جگہ نہ ہو گی، ہائے ربّا رحم۔جب حساب کتاب شروع ہو گا تو انسان کہے گا، ہائے میری بد قسمتی، ہائے کاش غائب ہو جاؤں، کاش میرا وجود نہ ہوتا، ہائے کاش میں نظر انداز کر دیا جاؤں۔

قرآن نے بتا دیا تھا، کسی کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا اور نہ کوئی اپنے کئے کی جزا سے بچ سکے گا، ہائے ربّا رحم۔اس دن انسان کہے گا ہائے کاش زمین مجھے نگل لے، ہائے کاش ربّ کی نافرمانی نہ کی ہوتی۔ ہائے، اللہ کے پاس سب کا ریکارڈ ہے، اور اُس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں، ہمارے انکار پر ہماری ویڈیو دکھا دی جائے گی۔قرآن نے بتایا تھا: کہ اللہ کے براہِ راست علم کے علاوہ، دائیں اور بائیں بیٹھے دو کاتب ہر چیز لکھ رہے ہیں، کوئی لفظ بندے کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگران موجود نہ ہو (اس کے علاوہ ہمارا جسم ہمارے خلاف گواہی دے گا)۔ پھر دیکھو، وہ موت کی جان کنی حق لے کر آ پہنچی، یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔اور قیامت کے روز **ہم ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے**، کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہو گا (ہائے بد بختی، اگر مالک نے عدل سے کام لیا تو سب

مارے جائیں گے )۔ اس دن ہر کسی کا رائی کے دانے برابر بھی کیا دھرا سب سامنے آجائے گا۔ اور حساب لگانے کے لیے اللہ کافی ہے (21:47)۔

ہائے صد افسوس، اب تو اللہ کی رحمت ہی سے کوئی بچ سکتا ہے (ہائے اس دن پشیمانی میں سب معافی مانگیں گے اور معذرتیں پیش کریں گے، پر افسوس بہت دیر ہو چکی ہو گی)۔ ربّ کے سامنے سر شرم سے جھکے ہوئے ہوں گے۔ نبیؐ نے فرمایا تھا کہ سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھ گچھ ہو گی۔ افسوس ان پر جن کی نمازیں چھوٹ گئیں اور انھوں نے دنیا میں توبہ نہ کی، وہ برباد ہوگئے۔ افسوس ان پر جن کی نماز نے ان میں صبر اور اللہ اور اس کی مخلوق کی محبت پیدا نہ کی، وہ برباد ہوگئے۔ افسوس ان پر جن کو رمضان میں غریب کی بھوک کا اندازہ نہ ہوا اور نہ ہی ہمدردی پیدا ہوئی اور نہ کردار میں بہتری آئی، وہ بھی برباد ہوگئے۔ افسوس ان پر جن کی خیرات وصول کنندہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے، اس صدقے کا کوئی فائیدہ نہ ہو گا۔ افسوس اس پر جس کے کردار میں بیت اللہ کا حج بہتری نہ لا سکا، آج وہ سب اجڑ جائیں گے۔

جبریلؑ نے نبیؐ کو بتایا تھا: "اِس دنیا میں جیسے چاہو جیو، آخرت میں اُس کے لیے جوابدہ ہونا پڑے گا (ہائے بد بختی، آج اپنے ہاتھ کی کمائی سامنے آئے گی)"۔ ہائے افسوس، اِس خوفناک دن کی جزا سے نہ کوئی بھاگ سکے گا، نہ چھپ سکے گا اور نہ بچ سکے گا۔ قرآن نے بتا دیا تھا کہ اِس دن اللہ کے سوا نہ کوئی راہِ فرار ہے نہ ہی راہِ نجات (ہائے مالک، تیری ناراضی سے تیری رضا میں پناہ چاہتے ہیں، تیری سزا سے تیری مغفرت میں پناہ چاہتے ہیں، تجھ سے تیری پناہ چاہتے ہیں)۔ ہائے افسوس بہت دیر ہو گئی۔ اپنے ہاتھوں کی کمائی پر کسی کو موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکیں گے۔ اے اللہ، تیری رحمت ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے، اور ہمارے گناہوں سے بہت وسیع ہے۔ اے اللہ، ہم پر رحم کرنا۔

ایک حدیث میں نبیؐ نے فرمایا تھا کہ کوئی بھی جنت میں اللہ کی رحمت کے بغیر داخل نہ ہو گا، حتیٰ کہ آپؐ بھی نہیں۔ اس وقت خیال گزرے گا کہ کاش آج جو آنسو چہرے سے ہوتے ہوئے پسینہ کے تالاب میں گر رہے ہیں، کاش یہ آنسو کبھی دنیا میں اللہ کی محبت میں چہرے سے نیچے گرے ہوتے، تو شاید آج اللہ کے عرش کے سائے تلے جگہ مل جاتی۔ ہائے صد افسوس، اس دن ہر نفس چاہے گا کہ اس کا وجود نہ ہوتا۔ جو بھی زندگی میں اللہ کی عبادات کی ہیں وہ اُس کی شان کے حساب سے بہت ہی حقیر ہیں، لہٰذا،

ساری امیدیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وابستہ ہوں گی، اور حتمی فیصلہ کے انتظار میں آنکھیں میزان پر مرکوز ہوں گی۔

صد افسوس، اکثریت کے خلاف جہنم کا فیصلہ ہو گا۔ فرشتے انہیں ٹانگوں سے پکڑ کر منہ کے بل گھسٹتے ہوئے جہنم کی آگ میں پھینک دیں گے۔ ہائے اللہ، رحم کرنا۔ قرآن نے بتایا تھا کہ جس دن صور پھونکا جائے گا، اس دن سب رشتے ختم ہو جائیں گے اور کوئی کسی کی مدد نہ کرے گا(23:101)۔ اور اللہ کہتا ہے: اے نبیؐ، میرے جو بندے ایمان لائے ہیں اُن سے کہہ دو کہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے کھلے اور چھپے (اللہ کی راہ خیر میں) خرچ کریں قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی اور نہ دوست نوازی ہو سکے گی(14:31) (ہائے بد بختی)۔ اس دن ہر روح چلا رہی ہو گی، اے اللہ ہمیں بچالے، اے اللہ ہمیں بچالے، حتیٰ کہ انبیاء بھی چلا کر کہہ رہے ہوں گے، اے اللہ ہمیں بچالے، اے اللہ، ہمیں بچالے۔

قرآن نے ہمیں بتادیا تھا کہ اِس وحشت والے دن، ہر نفس کو اپنی فکر ہو گی۔ ہائے افسوس، ایک حدیث میں نبیؐ نے عائشہؓ کو بتایا تھا کہ تین ایسی جگہ ہیں جہاں کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکے گا، اُن میں سے ایک میدانِ محشر ہے۔ ہائے قرآن نے بتایا تھا کہ اِس خوفناک دن: کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی لدا ہوا نفس اپنا بوجھ اُٹھانے کے لیے پکارے گا تو اس کے بوجھ کا ایک ادنیٰ حصہ بھی اٹھانے کے لیے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو(35:18)۔

ہائے صد افسوس، اِس دن نہ والدین، نہ بہن بھائی، نہ بچے اور نہ کوئی اور مدد کو آئے گا، اور نہ کوئی گناہوں کا بھار اُٹھائے گا، اُس دن تو کوئی اپنی ایک نیکی بھی نہیں دے گا۔ چونکہ فیصلہ ہو چکا ہو گا، فرشتے گھسیٹتے ہوئے جہنم کی طرف لے جا رہے ہوں گے، اور لمحہ بہ لمحہ گھسیٹتے ہوئے جہنم کے قریب ہو رہے ہوں گے۔ گرمی کی حدت سے کھالیں جل رہی ہوں گی اور قرآن میں اللہ نے فرمایا تھا: اور جب اُن کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ خوب عذاب کا مزا چکھیں(4:56)۔ فرشتے انہیں جہنم میں دھکیل دیں۔ آہ، اس دن شفاعت نیک اعمالوں کی ہو گی۔ اے اللہ، تو نے کہا ہے کہ تیری رحمت سے ناامید نہ ہونا، مالک تیری رحمت ہی ہمارا آسرا ہے۔

اے اللہ، ہماری توبہ کو قبول فرمالے اور ہمیں اپنی جنت کا باسی بنا۔ اے اللہ، ہمارے دلوں میں اپنا ایسا خوف بیٹھا کہ جیسے نماز میں تجھے دیکھ رہے ہوں، ہمیں اپنے احکامات پر چلنے کی توفیق دے، اور اپنے عذاب سے بچالے۔ اے اللہ، ہمارے دلوں کو اپنی محبت سے بھر دے کہ ہم تجھے دل و جان سے پیار کریں، اور اپنی حتیٰ الوسع کوشش سے تجھے راضی کریں۔ اے اللہ، ہم تیرے آگے جھک گئے ہیں، تجھ پر ایمان لے آئے ہیں۔ ہم نے اپنے آپ کو تیرے حوالہ کر دیا ہے، اور تجھ پر بھروسا کرتے ہیں۔ ہمارے کان، ہماری آنکھیں، ہمارا گوشت، ہمارا خون، ہمارے مغز اور ہماری ساری قوتیں، ربّ کائنات تیرے آگے عاجزی سے جھک گئی ہیں۔ اے اللہ، تو ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں موت کی سختی، قبر اور محشر کی تنگی اور جہنم کے عذاب سے بچالے۔ اے اللہ، رحم فرمانا ہم پر اور روزِ محشر ہمیں اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دینا۔ آمین !

## قیامت کی گھڑی

سورج جب مغرب سے نکل آئے گا — توبہ کا در تب بند ہو جائے گا
ایک خاص ہوا چلائی جائے گی — مومن کو جو ابدی نیند سلائے گی

جب زمین و آسماں کو لپیٹ دیا جائے گا
بس تیرے ربّ کا وجود باقی رہ جائے گا

پہاڑ جس دن چلائے جائیں گے — اور ساری زمین ہلا دی جائے گی
ماں کی اس دن فکر نہ ستائے گی — خوف سے حاملہ اپنا حمل گرائے گی

جب زمین و آسماں کو لپیٹ دیا جائے گا
بس تیرے ربّ کا وجود باقی رہ جائے گا

سمندر میں آگ جب بھڑکائی جائے گی — اور خوف سے دیدے پتھرا جائیں گے
قہرِ الٰہی سے جب سورج بے نور ہو جائے گا — اور چاند و سورج باہم ملا دیئے جائیں گے

جب زمین وآسماں کو لپیٹ دیا جائے گا
بس تیرے ربّ کا وجود باقی رہ جائے گا
محشر کے دن جب صور پھونکا جائے گا   جن وانس میدان میں جمع ہو جائیں گے
مسلم کے دفتر میزان میں تولے جائیں گے   جنتی جنت میں اور باقی دوزخ میں جائیں گے
جب زمین وآسماں کو لپیٹ دیا جائے گا
بس تیرے ربّ کا وجود باقی رہ جائے گا

## دعا اور اس کی اہمیت

نبیؐ کی حدیث ہے کہ دعا ہی عبادت ہے، اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ دعا عبادت کا مغز یا نچوڑ ہے۔ لہٰذا، اللہ کے سوا دعا کسی اور سے نہیں مانگنی چاہیے، کیونکہ اللہ واحد داتا، حاجت روا، مشکل کشاء ہے۔ اس کے علاوہ مصیبت میں کسی اور کو پکارنا کفر اور شرک ہے۔

اے اللہ، اے رحیم و شفیق ربّ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ اے جو پناہ طلب کرے، اسے پناہ دینے والے۔ اے خوف کے ماروں کو امان دینے والے، اے ہر اُس کا سہارا، جس کا کوئی سہارا نہیں، اے اُس کا حامی، جس کا کوئی حامی نہیں، اے اس کا ذخیرہ، جس کے پاس کوئی ذخیرہ نہیں۔ اے کمزوروں کے نگہبان اور غریبوں کی آس۔ اے گرے ہوؤں کو اٹھانے والے۔ اے احسان و اکرام کرنے والے۔ اے جبار، اے منیر۔ تو وہ ہے جس کے لیے رات کی تاریکی، دن کی روشنی، سورج کی کرنیں، چاند کی شعاعیں، درخت کی سرسراہٹ اور پانی کی آواز سجدہ ریز ہے۔ یا اللہ، تو ہی ربّ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں، کہ تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود و سلام بھیج۔ آمین!

اے اللہ، تو ہم میں اپنی ایسی محبت ڈال کہ ہم تجھ سے دل کی گہرائیوں سے پیار کریں اور اپنی بے انتہا جدوجہد سے تجھے راضی کریں۔ اے اللہ، ہمارے دل میں اپنی مخلوق کی محبت ڈال دے خاص طور پر انسان کی، کیونکہ تو مخلوق سے اس کی ماؤں سے ستر گنا سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ اے اللہ، ہمارے دلوں کو رحم سے بھر دے کیونکہ تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، اور تو اُن کو پسند کرتا ہے جو دوسروں پر

رحم کرتے ہیں۔اے اللہ، ہمیں شفیق بنا، ہمارے دل میں اپنی مخلوق کے لیے شفقت ڈال، کیونکہ تو شفیق ہے،اور اُن کو پسند کرتا ہے جو دوسروں کے ساتھ شفقت سے پیش آتے ہیں۔

اے اللہ، ہمیں در گزر کرنے والا بنا، تاکہ اپنے ساتھ زیادتیاں کرنے والوں کو معاف کر سکیں، کیونکہ تو معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔اے اللہ، ہمیں مصیبت میں صبر کرنے والا بنا، کیونکہ تو صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔اے اللہ، ہمیں سخی بنا، تاکہ ہم محتاجوں کی ضروریات پوری کر سکیں، کیونکہ تو سخاوت کو پسند کرتا ہے۔اے اللہ، ہمیں ہمت دے کہ ہم مظلوم کی مدد کر سکیں، کیونکہ تو مظلوموں کی دادرسی پسند کرتا ہے۔اے اللہ، ہمیں اپنے خاندان، عزیز واقارب، دوست احباب، مسلمانوں اور کل انسانیت کا خیر خواہ بنا، کیونکہ تو خیر خواہوں کو پسند کرتا ہے۔اے اللہ، ہمیں اُن میں سے بنا جو اُمت کو،قرآن اورسنت کے ذریعے جوڑتے ہیں، اور اُن میں سے نہ بنانا جو اُن کو تقسیم کرتے ہیں۔اے اللہ، نبی پاکؐ نے فرمایا تھاکہ اُن کی امت 73 فرقوں میں بٹے گی اُن میں سے ایک فرقہ جنت میں جائے گا جو قرآن، نبی پاکؐ اور صحابہ کرامؓ کی سنت پر ہو گا۔اے اللہ، ہمیں اُن میں سے بنا، اور اے اللہ ہمیں دورانِ فتنہ قرآن سے رجوع کرنے کی توفیق عطا فرما۔آمین !

اے اللہ، ہم شرمندہ ہیں اُن گناہوں پر جو ہم سے سرزد ہوئے،اور تیرے وہ احکام جن سے ہم نے روگردانی کی۔ اے اللہ، ہم گناہ گاروں کو معاف فرمادے، بیشک تیرے علاوہ کوئی معاف نہیں کرسکتا۔اے اللہ، قرآن کی جو آخری آیت نازل ہوئی وہ کہتی ہے: اس دن کی رسوائی و مصیبت سے بچو، جبکہ تم اللہ کی طرف واپس ہو گے، وہاں ہر شخص کو اس کی کمائی ہوئی نیکی یا بدی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی پر ظلم ہر گز نہ ہو گا(2:281)۔

اے اللہ، ہم زندگی کے سفر میں بہت آگے آ گئے ہیں اور ہماری تیاری کچھ بھی نہیں ہے۔اے اللہ، ہم اپنے گناہوں سے لدے ہوئے ہیں اور ہماری زیست کا دیا ٹمٹمارہاہے۔اے اللہ، ہم بھول گئے تھے کہ ہم نے تیری طرف واپس لوٹنا ہے۔اے اللہ، تیری حکم عدولیوں کی بناپر دل میں خیال آتا ہے کہ چوم لوں میں پاؤں تیرے، ضمیر ناخلف کہہ کے ہٹا دیتا ہے مجھے۔اے اللہ، کبھی دل کرتا ہے کہ مثلِ سگ چاٹ لوں تلوے تیرے، ہائے ضمیر بے وفا کہہ کے ہٹا دیتا ہے مجھے، (ہائے مالک)۔اے اللہ، دل میں حسرت

اٹھتی ہے کہ مرنے بعد میرے جسد سے خوشبو نکلے اور چہرہ نورانی ہو، جیسے تیرے ولیوں کا ہوتا ہے، تو ضمیر آواز دیتا ہے کہ ہوش کے ناخن لے کہ کہیں دل کی سیاہی باہر آ گئی تو ہر طرف اندھیرا چھا جائے گا۔

اے اللہ، میں جانتا ہوں یہ سچ ہے، پر تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے۔ مالک میرے دفتر سجین کو اپنی رحمت کے نور سے مٹا دے، نہیں تو میں خسارے والوں میں سے ہوں گا۔ مالک رحم۔ اے اللہ، اگر تو نے معاف نہ کیا تو جانوروں سے ازل ہوں میں۔ اے اللہ، میری نمازیں بیکار ہیں، کیونکہ میری توجہ نہیں ہوتی، میرے صدقات بیکار ہیں، کیونکہ اس میں ریا ہے، میری عبادات بیکار ہیں، کیونکہ اس میں اخلاص نہیں، میں خود بیکار ہوں، کیونکہ میں گناہ گار ہوں، اے اللہ، تیری رحمت کے بغیر میں کسی قابل نہیں۔ اے اللہ، میں تیری ناراضگی سے تیری رضا میں پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ، میں تیری سزا سے، تیری مغفرت میں پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ، میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ، کبھی خیال آتا ہے کہ تجھ سے کہوں کہ مجھے پل صراط کو عبور کرنے والا آخری شخص بنا دے۔

اے اللہ، کبھی خیال آتا ہے کہ تجھ سے کہوں کہ مجھے جہنم میں سے نکلنے والا آخری شخص بنا دے۔ اے اللہ، کبھی خیال آتا ہے کہ تجھ سے کہوں کہ مجھے اہل اعراف میں سے بنا دے، جو نہ جنت میں ہوں گے نہ دوزخ میں۔ اے اللہ، پھر مجھے نبی پاکؐ کی حدیث یاد آتی ہے، کہ جب اللہ سے مانگو تو کھل کر مانگو کیونکہ اُس کے خزانے میں کمی نہیں۔ اے اللہ، تو میرے بیوی بچوں کو میری آنکھوں کی نہ ختم ہونے والی ٹھنڈک بنا دے اور مجھے متقیوں کا امام بنا۔ اے اللہ، میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا کر دے جیسے مشرق اور مغرب کے درمیان ہے، اے اللہ، میرے گناہوں کو اس طرح دھو دے جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے، اور مالک میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھودے (آگ و ابلتے پانی سے نہیں)۔

اے اللہ، تو میرا ربّ ہے اور تیرے علاوہ کوئی ربّ نہیں، تو نے مجھے تخلیق کیا اور میں تیرا غلام ہوں۔ اے اللہ، میں کوشش کروں گا کہ تجھ سے کیا وعدہ پورا کروں، اس کے باوجود مجھ سے بہت سی خطائیں سرزد ہوں گی۔ اے اللہ، مجھے میرے اعمال کی سزا سے بچا لے، اے اللہ، میں تیری ساری نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ اے اللہ، میرے دین کو سنوار دے جو میرے کاموں میں سب سے زیادہ مضبوط پکڑنے کی چیز ہے، اور میری دنیا درست فرما دے، جس میں میری یہ موجودہ زندگی ہے، اور میری

آخرت ٹھیک کر دے جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ، ہماری زندگیوں کو ہر خیر سے بہرہ مند فرما، اور ہماری موت کو ہر شر سے راحت کا سبب بنا۔ اے اللہ، ہم تجھ پر ایمان رکھتے ہیں، ہم تیرے فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں، ہم تیری کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں، ہم تیرے نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں، ہم آخری گھڑی پر ایمان رکھتے ہیں اور تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں۔

اے اللہ، ہم ناکارہ ہیں پر تیرے غلام ہیں، اور تجھ سے بڑھ کر کوئی رحیم نہیں۔ اے اللہ، تو نے کہا تھا کہ میری رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ اے اللہ ! تیری یہ رحمت ہمارے لیے تنکے کا سہارا ہے جو یہاں گناہوں میں غرق ہونے سے اور آخرت میں آگ میں جلنے سے ہمیں بچا سکتی ہے۔ اے اللہ، ہمیں گنوانہ دینا، ہم بد کار ہیں لیکن تجھ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اے اللہ، تو اپنے غلاموں سے بہت پیار کرتا ہے، اے اللہ، ہمارے لیے نجات کا راستہ نکال۔ اے اللہ، ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں، اور اپنے آپ کو تیری رحمت کے حوالے کرتے ہیں، تجھ سے زیادہ کوئی رحیم نہیں۔ اے اللہ مجھے اور تمام مسلمانوں کو جہنم سے بہت دور لے جا، کیونکہ یہ رہنے کا سب سے بُرا ٹھکانا ہے۔

اے اللہ، ہمارے گناہوں کو دھو کر ہمیں اپنا ولی بنالے۔ اے اللہ، ہماری حیثیت کو بلند کر تاکہ تیرا ولی بننے کے قابل ہو جائیں۔ اے اللہ، ہم میں اپنی محبت ڈال دے تاکہ تجھے دل و جان سے پیار کریں، اور تجھے اپنی حتی الوسع جد وجہد سے راضی کریں۔ اے اللہ ہماری مدد کر کہ تجھے یاد کریں، تیرا شکر ادا کریں اور احسن طریقے سے تیری عبادت کریں۔ اے اللہ، ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں قبر کے عذاب سے، اور پناہ مانگتے ہیں جہنم کے عذاب سے، اور پناہ مانگتے ہیں مسیح دجال کے فتنہ سے، اور پناہ مانگتے ہیں زندگی اور موت کے فتنہ سے، اور اے اللہ، ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں گناہ اور قرض سے۔ اے اللہ، ہم موت سے پہلے تجھ سے توبہ کا سوال کرتے ہیں، موت کے وقت راحت کا سوال کرتے ہیں، اور موت کے بعد مغفرت اور راحت کا سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ، حساب کتاب کے وقت معافی طلب کرتے ہیں، اور انعام میں جنت طلب کرتے ہیں اور جہنم سے نجات مانگتے ہیں، اے عزیز، اے غفار۔ اے اللہ، ہم راضی ہیں تجھے اپنا ربّ مان کر اور راضی ہیں اسلام کو اپنا دین مان کر، اور راضی ہیں محمدؐ کو نبی اور اپنا رہبر مان کر۔ اے اللہ، تو بھی ہم سے راضی ہو جا۔ اے اللہ، ہمارے لیے اچھائی میں اضافہ فرما، کمی نہ کر، ہمیں اٹھا، ہماری اہانت نہ کر، نعمتیں عطا فرما،

محروم نہ کر، اے اللہ، ہمیں اثر والا بنا اور عاجز نہ کر۔اے اللہ، ہمیں اپنا بنالے، ہمارے مقابلے میں دشمنوں کو ترجیح نہ دے۔ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں راضی کر دے۔آمین !

اے اللہ،اُمت کی حیثیت سے ہم اپنا راستہ کھو چکے ہیں، سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی فرما۔اے اللہ،اُمت کو دوبارہ سنہری دور کی طرف لوٹادے۔اے اللہ، جہاں بھی مسلمان ظالم سے لڑ رہے ہیں،اُن کی اپنی افواج سے مدد فرما۔اے اللہ، تو ہماری اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت فرمااور ہمارے دلوں میں باہمی الفت و محبت پیدا فرما اور ہمارے تعلقات درست فرما۔اے اللہ، ہمارے اور اپنے دشمنوں پر ہمیں فتح عطا فرما۔ اے اللہ، لعنت بھیج اُن کافروں پر جو تیرے راستے (دین) سے لوگوں کو روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے دوستوں (مسلمانوں) کو قتل کرتے ہیں۔ اے اللہ،تو اُن کے درمیان پھوٹ ڈال دے، ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کردے اور اُس کے قدموں کو ڈگمگا دے،اور اُن پر تو اپنا عذاب نازل کر جو تو مجرم قوموں سے کبھی رد نہیں کرتا۔آمین !

اے اللہ ہمیں حکمت دے، تاکہ ہم تیری کتاب میں سے جو پڑھتے ہیں اُسے سمجھ سکیں، اور ہمیں اُن کے عجائبات کو تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرما، اور ہمیں وہ نیک اعمال کرنے کی توفیق دے جو ہمارے ساتھ جائیں گے۔ اے اللہ، تو سب پر غالب ہے۔اے اللہ، ساری تعریفیں تیرے لئے ہیں، زمین و آسمان کا تو ہی نور ہے۔اے اللہ، ساری تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو زمین و آسمان کو قائم کرنے والاہے۔اے اللہ، ساری تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیرا قول حق ہے، تیری طرف لوٹنا حق ہے،جنت حق ہے،دوزخ حق ہے،آخری گھڑی حق ہے،سارے نبی حق ہیں اور محمدؐ حق ہیں۔

اے اللہ، ہم اپنے آپ کو تیرے حوالے کرتے ہیں،ہم تجھ پر آسرا کرتے ہیں، تجھ پر یقین رکھتے ہیں، تجھ سے توبہ کے لئے رجوع کرتے ہیں، تیری خاطر جھگڑتے ہیں اور تجھ سے فیصلہ کے لئے رجوع کرتے ہیں۔براہِ مہربانی،ہمارے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دے،جو ہم نے چھپ کر کئے یا سرعام کئے۔تو ہی اول ہے اور تو ہی آخر،اور تیرے علاوہ کوئی ربّ نہیں۔اے اللہ ! ہم تیرے شکر گزار ہیں کہ تو نے اپنے تخت پر لکھا کہ تیری رحمت تیرے غصے پر غالب آئے گی۔ اے اللہ، دنیا اور آخرت میں

ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی کرنا۔ اے اللہ، ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی ہمارے محبوب نبیؐ کے سامنے بھی کرنا۔ اے اللہ ہمارے نبیؐ، ان کے اہل خانہ اور امت پر درود و سلام بھیج۔ آمین!

اے اللہ، غزوہ ہند اور فتح ہند کے سلسلے میں پیغمبرؐ کی پیش گوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ اے اللہ دشمن کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑوا دے، کبھی شیعہ سنی فساد کی کوشش کرتا ہے، کبھی عوام اور فوج کو لڑوانے کی سازش کرتا ہے، جیسے فیفتھ جنریشن وارفیئر کہا جاتا ہے، اے اللہ ہمیں ان کے شر سے بچا، اور اے اللہ ان لوگوں کو ہدایت دے جو ہماری صفوں میں دشمن کے پروپیگنڈا سے متاثر ہیں۔ اے اللہ اگر ان کے نصیب میں ہدایت نہیں تو انہیں باقیوں کے لیے عبرت کا نشان بنا دے۔ اے اللہ، سورۃ کہف کی پہلی دس آیات جو ہمیں روزانہ پڑھنے کو کہا گیا ہے دجال کے فتنہ سے بچنے کے لیے ہمیں کہتی ہیں کہ ایمان بچانے کے لیے پہاڑوں یا بیابانوں میں چلے جاؤ۔ اے اللہ، اگر دشمن ہمیں اپنے جوانوں سے لڑانے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو ہندوستان ہم پر غالب آ جائے گا۔

اے اللہ، اگر وہ دین کو بدلنے پر مجبور کریں تو ہم بھاگ کر کہاں جائیں گے؟ اے اللہ ہماری دین، دنیا اور آخرت تباہ ہونے بچا لے۔ اے اللہ جو ہمارے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں، مالک ان کو تو تباہ و برباد کر دے۔ یہود، نصارہ، ہنود و غداروں کے اجتماع کو ریزہ ریزہ کر دے، اور شکستِ فاش ان کا مقدر بنا دے۔ آمین!

## اپنے نبیؐ کا پیرو بنا دے یا ربّ

میرے اعمال ہیں بے وقعت سارے — ان کو تو باوزن بنا دے یا ربّ
اپنے جرائم میں دبا ہوا ہوں — تو عفو کا عندیہ سنا دے یا ربّ
توبہ کر لے قبول تو اس ناخلف کی یا ربّ
اپنے نبیؐ کا تو پیرو بنا دے یا ربّ
نعمتوں کا ہوا نہ ممنون میں تیری — اپنا شاکر بندہ مجھے بنا دے یا ربّ
تنگ کیا ہے زمانے کو دکھاوے سے — تو مجھ میں عاجزی پیدا کر دے یا ربّ

توبہ کر لے قبول تو اس ناخلف کی یاربّ
اپنے نبیؐ کا تو پیرو بنا دے یاربّ
میری نہ بنی تیری مخلوق سے کبھی ذمہ تو میرا اُٹھا لے یا ربّ
دل کڑھتا ہے زمانے کی ریاکاری سے دل کو تو آسودہ کر دے یاربّ
توبہ کر لے قبول تو اس ناخلف کی یاربّ
اپنے نبیؐ کا تو پیرو بنا دے یاربّ
تیری رحمت سے امید وابستہ میری اپنی رحیمی کا جلوہ دکھا دے یاربّ
میری زیست کا دیا اب ٹمٹما رہا ہے عفو کی آس حلیم کو دلا دے یاربّ
توبہ کر لے قبول تو اس ناخلف کی یاربّ
اپنے نبیؐ کا تو پیرو بنا دے یاربّ

## لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

میں نے جہاں بھر دیا نافرمانیوں سے الٰہی تو اپنی رحیمی کا جلوا دکھا دے مجھے
میں ڈوبا ہوا ہوں گناہوں کی دلدل میں مالک تو جہنم کے گڑھے سے بچا لے مجھے
مانا کہ معافی کے قابل نہیں ہوں میں
اپنے لاتقنطوا کا تو جلوہ دکھا دے مجھے
گم ہو گیا ہوں میں دنیا کی رونقوں میں الٰہی تو موت کا خوف یاد دلا دے مجھے
جہالت میں گزار دی میں نے عمر ساری مالک تو رشد کے راستے پہ چلا دے مجھے
مانا کہ معافی کے قابل نہیں ہوں میں
اپنے لاتقنطوا کا تو جلوہ دکھا دے مجھے
ربّا نیک بندہ بننا چاہوں میں تیرا الٰہی تو اپنے دین کی سمجھ عطا فرما دے مجھے
ربّا بیوی بچے ہیں میرے دل کا سکون مالک تو اُن کے لئے مشعلِ راہ بنا دے مجھے

مانا کہ معافی کے قابل نہیں ہوں میں
اپنے لاتقنطوا کا تو جلوہ دکھادے مجھے
اجداد کے لیے بنا صدقہِ جاریہ الٰہی تو رشد کا مینار بنادے مجھے
معاف کردے ناخلف کے والدین کو مالک تو معافی کا پروانہ تھمادے مجھے
مانا کہ معافی کے قابل نہیں ہوں میں
اپنے لاتقنطوا کا تو جلوہ دکھادے مجھے
دین پہنچا ہم تک اصحاب رسول سے الٰہی تو جنت کا ساتھی اُن کا بنادے مجھے
پڑا رہتا سجدہ میں نبیؐ میرے لیے مالک تو نبیؐ کا ادنی غلام بنادے مجھے
مانا کہ معافی کے قابل نہیں ہوں میں
اپنے لاتقنطوا کا تو جلوہ دکھادے مجھے
نعمتوں سے بھرتا رہا جھولی میری الٰہی تو نعمتوں پر اپنا شاکر بنادے مجھے
تیری چاہت میں نم نہ ہوئیں آنکھیں میری مالک تو یاد میں اپنی رونا سکھادے مجھے
مانا کہ معافی کے قابل نہیں ہوں میں
اپنے لاتقنطوا کا تو جلوہ دکھادے مجھے
نہ پڑھی تیری محبت میں تہجد نماز الٰہی تو نمازوں کا عادی بنادے مجھے
لوٹنا چاہتا ہوں میں در پر ترے مالک تو سیرتِ نبی پر چلادے مجھے
مانا کہ معافی کے قابل نہیں ہوں میں
اپنے لاتقنطوا کا تو جلوہ دکھادے مجھے
اپنی نافرمانیوں پر ہے پشیماں حلیم الٰہی رحمتِ خاص سے معاف فرمادے مجھے
قُربِ اختتام ہے میرا چراغِ سحر مالک وقتِ نزع کلمہ تو پڑھوا دینا مجھے
مانا کہ معافی کے قابل نہیں ہوں میں
اپنے لاتقنطوا کا تو جلوہ دکھادے مجھے

# بندہ سرکش کی دعا

غیبت کے چسکوں میں پڑ گیا ہوں میں　　الٰہی اس خصلت سے جان چھڑا دے تو
زبان کی ترشی سے چھید دیا زمانے کو　　میری زبان کو اب سدھا دے تو
مالک تو ہے داتا پالن ہار میرا
ہائے اس ناخلف کو اپنا بنا لے تو
کینہ پروری اور غیبت میں پڑ گیا ہوں میں　　اس خصلت سے میری جاں چھڑوا دے تو
اپنی زباں کی ترشی سے چھید دیا زمانے کو　　میری اس بدزبانی کو اب سدھا دے تو
مالک تو ہے داتا پالن ہار میرا
ہائے اس ناخلف کو اپنا بنا لے تو
نفرتوں کی آگ میں جل رہا ہوں میں　　اس آتشِ نفرت کو اب بجھا دے تو
ہائے ہوسِ دنیا میں تڑپ رہا ہوں میں　　اپنے سوا سب سے بے نیاز بنا دے تو
مالک تو ہے داتا پالن ہار میرا
ہائے اس ناخلف کو اپنا بنا لے تو
توڑ کر غرور میں رشتے اِترا رہا ہوں　　اپنا تقویٰ میرے دل میں بِٹھا دے تو
معاشرہ بگاڑ دیا اقربا پروری سے میں نے　　یومِ محشر مظلوموں کا ذمہ اٹھا لے تو
مالک تو ہے داتا پالن ہار میرا
ہائے اس ناخلف کو اپنا بنا لے تو
میں سیاہ کار و بدقماش پر ہوں بندہ تیرا　　پھیر کر سفیدی اپنے قابل بنا دے تو
میں عاصی ہوں مگر رحمت تیری لامحدود　　چھوڑ کر عدل بس عفو سے کام لے لے تو
مالک تو ہے داتا پالن ہار میرا
ہائے اس ناخلف کو اپنا بنا لے تو
تو مالک میں ہوں ناشکرا بندہ تیرا　　مجھے توکل کرنا اب سکھا دے تو
اس گناہ گار عاصی کی دعاؤں کو　　شرفِ قبولیت عطا فرما دے تو

مالک تو ہے داتا پالن ہار میرا
ہائے اس ناخلف کو اپنا بنا لے تو
بدکار کو آرزو ہے جنت کی کر کے معاف جنتی بنا دے تو
تیرے در پر جھک گیا ہوں میں اب جوشِ رحمت سے مجھے اُٹھا دے تو
مالک تو ہے داتا پالن ہار میرا
ہائے اس ناخلف کو اپنا بنا لے تو
ناخلف امتی ہوں تیرے حبیب کا عفو سے اُنؐ کے قابل بنا دے تو
شفع محشرؐ رو یا میری رہائی کے لیے میرے انجام کو انؐ سے چھپا دے تو
مالک تو ہے داتا پالن ہار میرا
ہائے اس ناخلف کو اپنا بنا لے تو
تو غنی از دو جہاں میں فقیر ٹھہرا اپنے سوا سب سے غنی بنا دے تو
تو محبوبِ حقیقی میں عاشقِ نامراد ربّا حلیم کو اپنا سچا عاشق بنا دے تو
مالک تو ہے داتا پالن ہار میرا
ہائے اس ناخلف کو اپنا بنا لے تو

ناچیز عبد الحلیم صدیق